الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد16

جمعۃ المبارک12/جون 2009ء

17/جمادی الثانی1430ہجری قمری ❁ 12/احسان 1388ہجری شمسی

شمارہ 24

سونے سے قبل تلاوت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کرنے سے پہلے نہ سوتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القران باب فی فضل سورۃ الملک حدیث نمبر:2817)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک توفی کے معنے روح کو قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے لئے گئے ہیں

”یہ بات ادنیٰ ذی علم کو بھی معلوم ہوگی کہ جب کوئی لفظ حقیقت مسلّمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی ایسے معنوں پر جن کے لئے وہ عام طور پر موضوع یا عام طور پر مستعمل ہوگیا ہے تو اس جگہ متکلّم کے لئے کچھ ضروری نہیں ہوتا کہ اس کی شناخت کے لئے کوئی قرینہ قائم کرے کیونکہ وہ اُن معنوں میں شائع متعارف اور متبادر الفہم ہے۔ لیکن جب ایک متکلّم کسی لفظ کے معانی حقیقت مسلّمہ سے پھیر کر کسی مجازی معنی کی طرف لے جاتا ہے تو اس جگہ صراحتًا یا کنایتًا یا کسی دوسرے رنگ کے پیرائے میں کوئی قرینہ اس کو قائم کرنا پڑتا ہے تا اس کا سمجھنا مشتبہ نہ ہو۔ اور اس بات کے دریافت کے لئے کہ متکلّم نے ایک لفظ بطور حقیقت مُسلّمہ استعمال کیا ہے یا بطور مجاز اور استعارہ نادرہ کے بھی کھلی کھلی علامت ہوتی ہے کہ وہ حقیقت مسلّمہ کو ایک متبادر اور شائع ومتعارف لفظ سمجھ کر بغیر احتیاج قرائن کے یونہی مختصر بیان کر دیتا ہے۔ مگر مجاز یا استعارہ نادرہ کے وقت ایسا اختصار پسند نہیں کرتا بلکہ اس کا فرض ہوتا ہے کہ کسی ایسی علامت سے جس کو ایک دانشمند سمجھ سکے اپنے اس مدعا کو ظاہر کر جائے کہ یہ لفظ اپنے اصل معنوں پر مستعمل نہیں ہوا۔

اب چونکہ یہ فرق حقیقت اور مجاز کا صاف طور پر بیان ہو چکا تو جس شخص نے قرآن کریم پر اوّل سے آخر تک نظر ڈالی ہوگی اور جہاں جہاں **توفّی** کا لفظ موجود ہے بنظرِ غور دیکھا ہوگا وہ ایمانًا ہمارے بیان کی تائید میں شہادت دے سکتا ہے۔ چنانچہ بطور نمونہ دیکھنا چاہئے کہ یہ آیات (1) وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ (یونس:47) (2) تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا (یوسف:02) (3) وَمِنْکُمْ مَنْ یُّتَوَفّٰی (الحج:6) (4) تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ (النسآء:98) (5) یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ (البقرۃ:241) (6) تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا (الانعام:62) (7) رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَھُمْ (الاعراف:38) (8) تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (الاعراف:127) (9) وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194) (10) ثُمَّ یَتَوَفّٰکُمْ (النحل:71) کیسی صریح اور صاف طور پر موت کے معنوں میں استعمال کی گئی ہیں۔ مگر کیا قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت بھی ہے کہ ان آیات کی طرح مجرد **توفّی** کا لفظ لکھنے سے اس سے کوئی اور معنے مراد لئے گئے ہوں، موت مراد نہ لی گئی ہو۔ بلاشبہ قطعی اور یقینی طور پر اوّل سے آخر تک قرآنی محاورہ یہی ثابت ہے کہ ہر جگہ درحقیقت **توفّی** کے لفظ سے موت ہی مراد ہے تو پھر متنازعہ فیہ دو آیتوں کی نسبت جو اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اور فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ہیں اپنے دل سے کوئی معنے مخالف عام محاورہ قرآن کے گھڑنا اگر الحاد اور تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟

اور اس جگہ یہ نکتہ بیان کرنے کے لائق ہے کہ قرآن شریف میں ہر جگہ موت کے محل پر **توفّی** کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ **اِمَاتَت** کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا؟ اس میں بھید یہ ہے کہ موت کا لفظ ایسی چیزوں کے فنا کی نسبت بھی بولا جاتا ہے جن پر فنا طاری ہونے کے بعد کوئی روح اُن کی باقی نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے جب نباتات اور جمادات اپنی صورت نوعیہ کو چھوڑ کر کوئی اَور صُوَر قبول کرلیں تو اُن پر بھی موت کا لفظ اطلاق پاتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ یہ لوہا مر گیا اور کشتہ ہوگیا اور چاندی کا ٹکڑہ مر گیا اور کشتہ ہو گیا۔ ایسا ہی تمام جاندار اور کیڑے مکوڑے جن کی روح مرنے کے بعد باقی نہیں رہتی اور مورد ثواب وعقاب نہیں ہوتے اُن کے مرنے پر بھی **توفّی** کا لفظ نہیں بولتے بلکہ صرف یہی کہتے ہیں کہ فلاں جانور مر گیا یا فلاں کیڑا مر گیا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو اپنے کلام عزیز میں یہ منظور ہے کہ کھلے کھلے طور پر یہ ظاہر کرے کہ انسان ایک ایسا جاندار ہے کہ جس کی موت کے بعد بکلّی اس کی فنا نہیں ہوتی بلکہ اس کی روح باقی رہ جاتی ہے جس کو قابضِ ارواح اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اس وجہ سے موت کے لفظ کو ترک کر کے بجائے اس کے **توفّی** کا لفظ استعمال کیا ہے تا اس بات پر دلالت کرے کہ ہم نے اس پر موت وارد کر کے بکلّی اس کو فنا نہیں کیا بلکہ صرف جسم پر موت وارد کی ہے اور روح کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اور اس لفظ کے اختیار کرنے میں دہریوں کا ردّ بھی منظور ہے جو بعد موت جسم کے روح کی بقا کے قائل نہیں۔

جاننا چاہئے کہ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک **تَوَفِّی** کے معنے روح کو قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے لئے گئے ہیں اور انسان کی موت کی حقیقت بھی صرف اسی قدر ہے کہ روح کو خدائے تعالیٰ قبض کر لیتا ہے اور جسم کو اس سے الگ کر کے چھوڑ دیتا ہے۔ اور چونکہ نیند کی حالت بھی کسی قدر اس حقیقت میں اشتراک رکھتی ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا دو آیتوں میں نیند کو بھی بطور استعارہ **توفّی** کی حالت سے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ نیند میں بھی ایک خاص حد تک روح قبض کی جاتی ہے اور جسم کو بے کار اور معطّل کیا جاتا ہے لیکن **توفّی** کی کامل حالت جس میں کامل طور پر روح قبض کی جائے اور کامل طور پر جسم بے کار کر دیا جائے وہ انسان کی موت ہے۔ اسی وجہ سے **توفّی** کا لفظ عام طور پر قرآن شریف میں انسان کی موت کے بارے میں ہی استعمال کیا گیا ہے اور اوّل سے آخر تک قرآن شریف اسی استعمال سے بھرا پڑا ہے۔ اور نیند کے محل پر **توفّی** کا لفظ صرف دو جگہ قرآن شریف میں آیا ہے اور وہ بھی قرینہ قائم کرنے کے ساتھ۔ اور اُن آیتوں میں صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ اس جگہ بھی **تَوَفِّی** کے لفظ سے نیند مراد نہیں ہے بلکہ موت ہی مراد ہے اور اس بات کا اظہار مقصود ہے کہ نیند بھی ایک موت ہی کی قسم ہے جس میں روح قبض کی جاتی ہے اور جسم معطل کیا جاتا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ نیند ایک ناقص موت ہے اور موت حقیقی ایک کامل موت ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ **توفّی** کا لفظ جو قرآن شریف میں استعمال کیا گیا ہے خواہ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل ہے یعنی موت پر یا غیر حقیقی معنوں پر یعنی نیند پر۔ ہر یک جگہ اُس لفظ سے مراد یہی ہے کہ روح قبض کی جائے اور جسم معطل اور بے کار کر دیا جائے۔ اب جبکہ یہ معنے مذکورہ بالا ایک مسلّم قاعدہ ٹھہر چکا جس پر قرآن شریف کی تمام آیتیں جن میں **توفّی** کا لفظ موجود ہے شہادت دے رہی ہیں تو اس صورت میں اگر فرض محال کے طور پر ایک لحہ کے لئے یہ خیال باطل بھی قبول کر لیں کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے معنے اِنِّیْ مُنِیْمُکَ ہے یعنی یہ کہ میں تجھے سُلانے والا ہوں تو اس سے بھی جسم کا اُٹھایا جانا غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس جگہ اِنِّی متوفیک کے معنے ازروئے قاعدہ متذکرہ بالا یہی کریں گے کہ میں تجھ پر نیند کی حالت غالب کر کے تیری روح کو قبض کرنے والا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ **انّی مُتَوَفِّیْکَ** کے بعد جو رَافِعُکَ اِلَیَّ فرمایا ہے یعنی میں تیری روح کو قبض کر کے پھر اپنی طرف اُٹھاؤں گا یہ رَافِعُکَ کا لفظ انّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے لفظ سے تعلق رکھتا ہے۔ جس سے بداہت یہ معنے نکلتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے روح کو قبض کیا اور روح کو ہی اپنی طرف اُٹھایا کیونکہ جو چیز قبض کی گئی وہی اُٹھائی جائے گی جسم کے قبض کرنے کا تو کہیں ذکر نہیں۔ چنانچہ دوسری آیات میں جو نیند کے متعلق ہیں خدائے تعالیٰ صاف صاف فرما چکا ہے کہ نیند میں بھی موت کی طرح روح ہی قبض کی جاتی ہے جسم نہیں قبض کیا جاتا۔ اب ہر یک شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو قبض کیا جاتا ہے اُٹھایا بھی وہی جائے گا۔ یہ تو نہیں کہ قبض کیا جائے روح اور پھر جسم کو اُٹھایا جائے۔ ایسے معنے تو قرآن شریف کی تمام آیات اور منشائے ربّانی سے صریح صریح مخالف ہیں۔

قرآن شریف نیند کے مقامات میں بھی جو توفّی کے لفظ کو بطور استعارہ استعمال کرتا ہے اس جگہ بھی صاف فرماتا ہے کہ ہم روح کو قبض کر لیتے ہیں اور جسم کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں۔ اور موت اور نیند میں صرف اتنا فرق ہے کہ موت کی حالت میں ہم روح کو قبض کر کے پھر چھوڑتے نہیں بلکہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور نیند کی حالت میں ایک مدت تک روح کو قبض کر کے پھر اس روح کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر وہ جسم سے تعلق پکڑ لیتی ہے“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 269 تا 273)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض درخشندہ پہلو

(از قلم : حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

عبادت الٰہی :۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی ایک مجسم عبادت تھی کیونکہ آپ کا ہر قول وفعل خواہ وہ بظاہر اپنے نفس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے تھا یا اپنے اہل وعیال اور رشتہ داروں اور دوستوں اور مہمانوں اور ہمسایوں کے آرام کی خاطر تھا یا کسی اور غرض سے تھا اس میں آپ کی نیت صرف رضائے الٰہی کی جستجو تھی اور آپ اپنے آقا اور مخدوم آنحضرت ﷺ کے اس پاک ارشاد کا عملی نمونہ تھے جس میں آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ہر اچھا کام جو انسان رضائے الٰہی کے خیال سے کرتا ہے وہ عبادت میں داخل ہے حتّٰی کہ اگر کوئی انسان اپنی بیوی کے منہ میں اس نیت کے ساتھ ایک لقمہ ڈالتا ہے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ بیوی کے آرام کا خیال رکھو تو اس کا یہ فعل بھی ایک عبادت ہے۔اس معنی میں اور اس تشریح کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی ساری زندگی یقیناً مجسم عبادت تھی مگر عبادت کے معروف مفہوم کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ نہایت بلند تھا۔جوانی کی زندگی جو نفسانی لذات کے زور کا زمانہ ہوتی ہے وہ آپ نے ایسے رنگ میں گزاری کہ دیکھنے والوں میں آپ کا نام ”مسیتڑ“ مشہور ہو گیا تھا جو پنجابی زبان میں ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنا بیشتر وقت مسجد میں بیٹھ کر عبادت الٰہی میں گزار دے۔قرآن شریف کے مطالعہ میں آپ کو اس قدر شغف تھا کہ گویا وہ آپ کی زندگی کا واحد سہارا ہے جس کے بغیر جینا ممکن نہیں اور قرآن شریف کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک جگہ خدا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں   قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پنجگانہ نماز تو خیر فرض ہی ہے جس کے بغیر کوئی شخص جو اسلام کا دعویٰ رکھتا ہو مسلمان نہیں رہ سکتا۔نفل نماز کے موقعوں کی بھی حضرت مسیح موعودؑ کو اس طرح تلاش رہتی تھی جیسے ایک پیاسا انسان پانی کی تلاش کرتا ہے۔تہجد کی نماز جو نصف شب کے بعد اٹھ کر ادا کی جاتی ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا دستور تھا کہ باقاعدہ شروع وقت میں اٹھ کر ادا فرماتے تھے اور اگر کبھی زیادہ بیماری کی حالت میں بستر سے اٹھنے کی طاقت نہیں ہوتی تھی تو پھر بھی وقت پر جاگ کر بستر میں ہی اس مقدس عبادت کو بجالاتے تھے۔

جوانی کے عالم میں ایک دفعہ مسلسل آٹھ نو ماہ تک روزے رکھے اور آہستہ آہستہ خوراک کو اس قدر کم کر دیا کہ دن رات میں چند تولہ سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے نفس پر اس قدر قدرت حاصل ہے کہ اگر کبھی فاقہ کرنا پڑے تو قبل اس کے مجھے ذرا بھی اضطراب پیدا ہو ایک موٹا تازہ شخص اپنی جان کھو بیٹھے۔بڑھاپے میں بھی جبکہ صحت کی خرابی اور عمر کے طبعی تقاضے اور کام کے بھاری بوجھ نے گویا جسمانی طاقتوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا روزے کے ساتھ خاص محبت تھی اور بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سحری کھا کر روزہ رکھتے تھے اور دن کے دوران میں ضعف سے مغلوب ہو کر جبکہ قریباً غشی کی سی حالت ہونے لگتی تھی خدائی حکم کے ماتحت روزہ چھوڑ دیتے۔مگر جب دوسرا دن آتا تو پھر شوقِ عبادت میں روزہ رکھ لیتے۔

زکوٰۃ آپ پر کبھی فرض نہیں ہوئی یعنی آپ کے پاس کبھی اس قدر روپیہ جمع نہیں ہوا کہ آپ پر زکوٰۃ فرض ہوتی بلکہ آپ نے اپنے محبوب آقا اور مخدوم نبی کی طرح جو بھی ملا اسے خدا کی راہ میں اور دین کی ضروریات میں بے دریغ خرچ کر دیا اور دنیا کے اموال سے اپنے ہاتھوں کو خالی رکھا اور مقدس بانی اسلام کی طرح اس اصول کو حرز جان بنایا کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِی یعنی فقر کی زندگی گزارنا میرے لئے فخر کا موجب ہے۔حج بھی آپ باوجود خواہش کے کبھی ادا نہیں کر سکے کیونکہ اسلام نے حج کے لئے جو شرطیں مقرر کی ہیں وہ آپ کو میسر نہیں تھیں یعنی اوّل تو آپ کے پاس کبھی بھی حج کے مصارف کے لئے کافی روپیہ جمع نہیں ہوا دوسرے ان خطرناک فتووں کے پیش نظر جو اسلامی دنیا میں آپ کے خلاف لگ چکے تھے آپ کے لئے حج کا رستہ یقیناً پُر امن نہیں تھا۔مگر خدا نے آپ کی اس خواہش کو بھی خالی جانے نہیں دیا چنانچہ آپ کی وفات کے بعد حضرت والدہ صاحبہ نے آپ کی خواہش کو اس طرح پورا فرما دیا کہ اپنے خرچ پر ایک شخص کو مکہ مکرمہ میں بھجوا کر آپ کی طرف سے حج کروا دیا۔غرض آپ ہر جہت سے عبادت الٰہی میں ایک بہترین نمونہ تھے۔

تقویٰ اللہ اور اطاعت رسول :۔

حضرت مسیح موعودؑ کے تقویٰ وطہارت اور جذبہ اطاعت رسول کے متعلق کچھ لکھنا میرے منصب اور میری طاقت سے باہر ہے۔صرف اس قدر اصولی اشارہ کافی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو تقویٰ کی باریک در باریک راہوں پر نگاہ رہتی تھی اور ہر قدم اٹھاتے ہوئے آپ کی نظر اس جستجو میں گھومتی تھی کہ اس معاملہ میں خدا اور اس کے رسول کا کیا ارشاد ہے۔زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتیں جس میں ایک عام انسان کو یہ خیال تک نہیں جاتا کہ اس معاملہ میں بھی کوئی شریعت کا حکم ہوگا ان میں بھی آپ کو ہر قدم پر قرآن وحدیث کا حکم مستحضر رہتا تھا اور آپ اس حکم کو رسم وعادت یا چٹی کے طور پر نہیں بلکہ ایک مقدس فرض کے طور پر رحمت کے احساس کے ساتھ بجالاتے تھے۔میں بڑی باتوں کو دانستہ ترک کرتے ہوئے ایک نہایت معمولی واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے اہل ذوق آپ کے اطاعت رسول کے جذبہ کا کسی قدر اندازہ کر سکتے ہیں۔گورداسپور میں جبکہ مولوی کرم دین جہلمی کی طرف سے آپ کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر تھا ایک گرمیوں کی رات میں جبکہ سخت گرمی تھی اور آپ اسی روز قادیان سے گورداسپور پہنچے تھے آپ کے لئے مکان کی کھلی چھت پر پلنگ بچھایا گیا۔اتفاق سے اس مکان کی چھت پر صرف معمولی منڈیر تھی اور کوئی پردہ کی دیوار نہیں تھی۔جب حضرت مسیح موعودؑ بستر پر جانے لگے تو یہ دیکھ کر کہ چھت پر کوئی پردہ کی دیوار نہیں ہے ناراضگی کے لہجہ میں خدام سے فرمایا کہ ” میرا بستر اس جگہ کیوں بچھایا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔“ اور چونکہ اس مکان میں کوئی اور مناسب صحن نہیں تھا آپ نے باوجود شدت گرمی کے کمرہ کے اندر سونا پسند کیا مگر اس کھلی چھت پر نہیں سوئے۔آپ کا یہ فعل اس خوف کی وجہ سے نہیں تھا کہ ایسی چھت پر سونا خطرہ کا باعث ہوتا ہے بلکہ اس خیال سے تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔

ایک اور موقعہ پر جب کہ آپ اپنے کمرہ میں بیٹھے تھے اور اس وقت دو تین باہر سے آئے ہوئے احمدی بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازہ پر دستک دی۔اس پر حاضر الوقت احباب میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دیکھا تو گھبرا کر اٹھے اور فرمایا ” ٹھہریں ٹھہریں۔میں خود کھولوں گا۔آپ دونوں مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔“ غرض حضرت مسیح موعودؑ کو نہایت چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کا انتہائی پاس ہوتا تھا اور زندگی کے ہر قدم پر خواہ وہ بظاہر کیسا ہی معمولی ہو آپ کی نظر لازماً سیدھی خدا اور اس کے رسول کی طرف اٹھتی تھی۔اس ضمن میں آپ نے جو تعلیم اپنے متبعین کو دی ہے وہ بھی آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔فرماتے ہیں:۔

” جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے کسی حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ“۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 25-26) اور مخصوص طور پر تقویٰ اللہ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ   مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ   خدا کا عشق مَے اور جام تقویٰ

مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ   کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی   فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

(از کتاب ”سلسلہ احمدیہ“ جلد اوّل)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

ہدیہ نعت بحضور سرور عالم ﷺ

کیسے لکھوں میں یار کی مدح میں کیا لکھوں   نعتِ رسولِ پاک میں مَیں کیا بھلا لکھوں

اُن کو حریمِ قدس کا میں آئینہ لکھوں   یا پھر بشر کی ابتدا اور انتہا لکھوں

جتنا بھی لکھ سکے یہ قلم اس سے ہاں لکھوں   ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

ہے عیسیٰؑ، موسیٰؑ، یوسفِؑ زنداں کا تجھ سے نُور   ہر اک زماں کے ہر دلِ تاباں کا تجھ سے نُور

اس سلسلۂ مہدیٔ دوراں کا تجھ سے نُور   بزمِ رسل کی شمع فروزاں کا تجھ سے نُور

ہر قافلۂ نُور کا اِک ساربان لکھوں   ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

کچھ اس طرح سے زیست تھی پُر از وفورِ درد   طائف کی ایک شام ہی اوجِ شعورِ درد

گویا اُس ایک دَور میں بس تھا ظہورِ درد   ورثے میں ہم کو بھی ملا کچھ کچھ سرورِ درد

دنیا جہاں کے درد کا اِک میزباں لکھوں   ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

وہ جس سے کائنات کی سب انجمن کا حسن   ہوتا ہے جس کے ذکر سے کامل سخن کا حسن

وہ ہے بہارِ جاوداں سارے چمن کا حسن   جس سے گلاب و شبنم و سرو وسمن کا حسن

اس کو لکھوں مَیں باغ یا پھر باغباں لکھوں   ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

وہ نور جو زمرّد و یاقوت میں نہیں   پایا نہ جس کو لعل میں الماس میں کہیں

کامل بشر کی ذات میں وہ نور جاگزیں   جو ارضی و سماوی کسی چیز میں نہیں

معراجِ آب و ِگل کا تجھے آسماں لکھوں   ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

جس روز کیا عجب سبھی امّت کی ہو نجات   آقا ہوں میرے سامنے اُن کو سناؤں نعت

دیکھیں ادھر حضورؐ جو ازراہِ التفات   عاصی کی روزِ حشر بھی بن جائے یونہی بات

مَیں تو درِ نجات ترا آستاں لکھوں   ممکن کہاں ہے پھر بھی مَیں شایانِ شاں لکھوں

(فاروق محمود۔لندن)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر46

صلحاء العرب اور ابدال الشام نیز بلاد عربیہ میں خدمت کرنے والے مبلغین کرام کے ذکر کے بعد اب ہم اپنے مضمون کے تسلسل کی طرف لوٹتے ہیں۔

منکرین خلافت کا فتنہ اور عرب ممالک کی جماعتوں کا اخلاص

حضرت مصلح موعودؓ کے بغرض علاج سفر یورپ کا ہم ذکر کر آئے ہیں جس کے دوران آپ نے ارضِ شام اور لبنان کو بھی شرف بخشا اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔سفر یورپ سے کامیاب مراجعت کے اگلے سال کے شروع میں بعض منافقین اور منکرین خلافت نے جماعت میں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔اس فتنہ کو ہوا دینے والے بعض اشخاص کا دیگر افراد جماعت کے ہاں بھی آنا جانا تھا جو انکے مسموم خیالات کو پھیلانے اور فتنہ کو مزید ہوا دینے کا موجب ہو رہا تھا۔ان مذموم خیالات میں ان کے ایک رکن کا یہ بیان بھی تھا کہ جب خلیفۃ المسیح الثانی فوت ہو جائیں گے تو اگر جماعت نے مرزا ناصر احمد کو خلیفہ بنایا تو یہ لوگ انکی بیعت نہیں کریں گے۔جن مخلص افراد جماعت کے سامنے اس منافق نے یہ بات کی انہوں نے جوبا کہا کہ مرزا ناصر احمد کی خلافت کا سوال نہیں تو ہمارے زندہ خلیفہ کی موت کا متمنی ہے اس لئے تو ہمارے نزدیک خبیث آدمی ہے۔یہاں سے چلا جا ہم تجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔

جب یہ صورتحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سامنے آئی تو آپ نے تمام افراد جماعت کے لئے ایک اعلان شائع کروایا جس میں فرمایا:

''ایک طرف تو جماعت مجھے خط لکھتی ہے کہ ہم آپ کی زندگی کے لئے رات دن دعائیں کرتے ہیں...... دوسری طرف جماعت اس شخص کو سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے جو میری موت کا متمنی ہے آخر یہ منافقت کیوں ہے؟ ......آپ کو دوٹوک فیصلہ کرنا ہوگا......اگر آپ نے فوراً دوٹوک فیصلہ نہ کیا تو مجھے آپ کی بیعت کے متعلق دوٹوک فیصلہ کرنا پڑے گا۔'' (الفضل 25/جولائی 1956ء)

حضورؓ کے اس اعلان پر پہلا ردّعمل یہ ہوا کہ جماعت کے ہر فرد میں نظام خلافت سے محبت والفت اور منافقین سے بیزاری کے شدید جذبات ابھر آئے۔اور پوری دنیائے احمدیت حضرت مصلح موعودؓ سے عقیدت وفدائیت اور وفاداری اور وابستگی کے روح پرور نعروں سے گونج اٹھی، اور نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں نے بھی منافقین سے مکمل طور پر براءت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پیارے امام کے ساتھ بے مثال محبت واخلاص کا ثبوت دیا، اور اپنے عہدِ بیعت کی شاندار رنگ میں تجدید کی۔ذیل میں بطور نمونہ مصر، شام اور عدن کی عرب احمدی جماعتوں کے اخلاص ناموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ممبران جماعتِ احمدیہ مصر کا اخلاص نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

سیدنا ومولانا امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ عرصہ ہوا ہمیں اس فتنہ کے بارہ خبر ملی جسے بعض جماعت کی طرف منسوب ہونے والے اشخاص نے اٹھایا ہے۔حالانکہ ان لوگوں نے اپنے ان بدارادوں کی وجہ سے جن کا انہوں نے اظہار کیا ہے خود بخود ہی اپنے آپ کو جماعت سے الگ کر لیا ہے۔

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ مصر اس موقعہ پر جبکہ منافقین حضور کی ذات بابرکات پر اتہام لگا رہے ہیں۔اور حضور کے بلند مقام کو گرانا چاہتے ہیں۔ہم اپنے اس عہدِ بیعت کو دوبارہ پختہ کرتے ہیں جسے ہم قبل ازیں اپنے اوپر فرض کر چکے ہیں۔اور ہم پورے شرح صدر کے ساتھ اس محبت اور اخلاص کا اعلان کرتے ہیں جو ہمیں حضور کی ذات سے حاصل ہے اور ہم اس مضبوط روحانی تعلق کی مزید برکات کو حاصل کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ان منافقین نے ماضی کے واقعات سے سبق حاصل نہیں کیا اگر وہ ایسا کرتے تو بغیر کی مزید غور وفکر کے انہیں اس خلافت کی اہمیت معلوم ہو جاتی جسے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے مسلمانوں کے مفاد کے لئے قائم کیا ہے۔

اس فتنہ کے بارہ میں مرکز کے قریب رہنے والے اور باہر کے احمدیوں نے جس نفرت کا اظہار کیا وہ ہر معمولی عقل والے انسان کو بھی اس بات کا یقین کروانے کے لئے کافی ہے کہ ان منافقین نے جو طریقے استعمال کئے ہیں وہ خوارج کے طریقوں سے ذرہ بھر بھی مختلف نہیں۔ہر زمانہ میں منافق اسی طریق پر چلتے رہے ہیں۔اسی وجہ سے ہم بغیر کسی دقّت کے اس بہت بڑے نقصان کا اندازہ کر سکتے ہیں جو منافقین ہماری جماعت کو پہنچانا چاہتے ہیں۔

منافقین کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جماعت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ ہمیں اس کے پورا ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ اس نصرت ومدد کو روکنے کی کوئی بھی کوشش خواہ وہ سازش اور فتنہ ہی کیوں نہ ہو کبھی کامیاب نہیں ہوگی......

پس حضور انور، اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے اپنا کام کرتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہی حضور کا بہترین محافظ ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

آخر میں ہم حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس دنیا میں اور آخرت میں بھی اپنی رضا حاصل کرنے کا موقعہ بہم پہنچائے، آمین۔

خاکسار: محمد بسیونی
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مصر

(الفضل 18/اکتوبر 1956ء صفحہ3)

جماعت احمدیہ شام کا اخلاص نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

سیدنا ومولانا وامامنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ شام اپنے محبوب امام وآقا مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اپنے عہد وفاداری کی تجدید کرتے ہیں اور ہم ہر فتنہ سے جسے کمزور ایمان اور کم عقل اشخاص خلافت اور منصب خلافت عالیہ کے خلاف برپا کرتے ہیں۔ نفرت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ خلافت ہی وہ نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو دنیا میں استحکام بخشنے اور اسلام کی عزت وعظمت وکرامت قائم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔اور ساری دنیا میں امن وسلامتی پھیلانے کے لئے قائم فرمایا ہے۔

ہمیں یہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دوسرے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے پہلے اور اپنی بیماری کے ایام میں بھی جماعت کو منافقوں کے فتنہ سے خبردار اور ہوشیار کر دیا تھا۔اور فرمایا تھا کہ سچا مومن تو اگر اسے اپنے عقائد حقہ کی حفاظت کے لئے اپنے باپ سے بھی لڑنا پڑے تو اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔اور اس کا بھی مقابلہ کرتا ہے۔اور آپ نے ابی بن ابی سلول کی مثال بیان فرمائی تھی کہ دیکھو اس کے بیٹے نے اپنے باپ سے کیسا سلوک کیا اور اسے مجبور کر دیا کہ وہ خود اپنی زبان سے اقرار کرے کہ وہ خود ہی ذلیل ہے۔اور آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ معزز ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ منافقوں کی تدابیر اور سکیمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے مرکز سے باہر ہونے اور سفر یورپ کے ایام میں کارگر نہیں ہو سکیں۔ اور نہ ہی حضور کے سفر یورپ سے واپس آجانے کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے بلکہ وہ بری طرح اپنے مقصد میں ناکام ونامراد ہوئے۔ جیسے ان سے پہلے آج تک جو شخص بھی خلافت کے خلاف اٹھا ناکام رہا۔

مکرر عرض ہے کہ ہم ہر ایک فتنہ کو جو حضور کی خلافت مقدسہ اور منصب خلافت کے خلاف اٹھایا جائے سخت نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے امام اور آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے عہدِ وفاداری اور اطاعت کی تجدید کرتے ہیں اور حضور سے اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو عزت پر عزت عطا فرمائے اور مدد پر مدد فرمائے اور کامل شفاء بخشے اور ہر شخص جو حضور کا دشمن ہوا سے بے یار و مددگار بنائے۔اور اسے اس کے مقصد میں ناکام رکھے۔والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم ہیں حضور کے خادم
دستخط جملہ ممبران جماعت احمدیہ شام

(الفضل 25/اکتوبر 1956ء صفحہ1)

جماعت احمدیہ عدن کا اخلاص نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الموعود بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جماعت احمدیہ عدن منافقین کے اس فتنے پر جس میں وہ اپنی بدقسمتی سے مبتلا ہو گئے ہیں افسوس کا اظہار کرتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرتی ہے کہ اس نے ان کے بدارادوں کو بروقت ظاہر کر دیا۔اور اس طرح انہیں ناکام کیا اور حضور کو نہ صرف اس فتنے سے محفوظ رکھا بلکہ حضور کو اپنی نصرت ومدد سے خاص طور پر نوازا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کو مصلح موعود کے لقب واعزاز سے نوازا ہے سو ضروری تھا کہ حضور کے عہد میں بھی فتنے پیدا ہوں۔ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضور کو فتنوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ اور حضور کو لمبی عمر بخشے اور اللہ تعالیٰ اپنا جلال حضور کے ذریعہ ظاہر فرمائے تا کہ جاہل اور منافقین یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پہلے حضور کی مدد ونصرت فرمائی اسی طرح اب بھی حضور کو اپنی تائید ونصرت سے نوازے گا۔ یہ منافق روحانی بصیرت سے عاری ہیں اور اس وجہ سے وہ حضور کے بلند مقام اور خارق عادت علوم کو نہیں دیکھ سکتے۔اسلام کی خدمت کے لحاظ سے اس وقت دنیا میں حضور کا کوئی نظیر نہیں۔ہم حضور کے ساتھ اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرتے ہیں۔ اور ہم دوبارہ حضور سے اسلام کی خدمت کا پختہ عہد کرتے ہیں۔کیونکہ حضور ہی ہمارے سچے امام اور خلیفہ ہیں۔اللہ تعالیٰ منافقین کے شر سے جماعت کو محفوظ رکھے اور حضور انور اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے اپنے بلند مقاصد کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ممبران جماعت احمدیہ عدن

(الفضل 8/ نومبر 1956 صفحہ 3)

مصر پر حملہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اظہار ہمدردی ویکجہتی

یکم نومبر 1956ء کو عالم اسلام ایک دردناک صورتحال سے دوچار ہو گیا جبکہ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر متحدہ بحری اور فضائی حملہ کر دیا اور قاہرہ، اسماعیلیہ، پورٹ سعید اور دوسرے بڑے بڑے شہروں پر بمباری کی جس سے کئی شہری ہلاک ہو گئے اور جائیدادوں کو بھاری نقصان پہنچا۔اس حملہ میں اسرائیل کا بڑا ہاتھ اور حملہ آوروں کا مکمل ساتھ نمایاں تھا۔اس حملہ سے پیدا ہونے والے درد والم کو جماعت احمدیہ نے اہل مصر کی طرح ہی محسوس کیا اور اسے عالم اسلام پر حملہ قرار دیا۔ دراصل اسلامی مفادات کی

حمایت اور حفاظت کرنے کی وجہ سے مصر پر یہ قیامت ٹوٹی تھی ۔ لہذا ظلم کے سامنے ڈٹ جانے اور باوجود بیرونی دباؤ کے اسلامی ممالک کی مسلسل حمایت جاری رکھنے کی وجہ سے مصر نے ایک مثال قائم کی تھی ایسی حالت میں اس پر حملہ کرنے والے ظالم اور مصر مظلوم تھا اور جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور مظلوم کا ساتھ دیا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی جماعت نے اپنا اخلاقی کردار ادا کیا جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی قرارداد مذمت

اسرائیل، برطانیہ اور فرانس کی اس شرمناک جارحیت پر احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن نے حسب ذیل قرارداد مذمت پاس کی:

’’احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا یہ خصوصی اجلاس، اسرائیل، برطانیہ، اور فرانس کے مصر پر جارحانہ حملے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اسے UNO کے چارٹر کی صریح خلاف ورزی سمجھتا ہے۔ اس قسم کے تشدد آمیز رویہ سے دنیا بھر میں امن قائم ہونے کی بجائے جنگ اور فساد کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ برطانیہ اور فرانس جو کل تک امن اور صلح کے علمبردار ہونے کے مدعی تھے ان کا یہ فعل یقیناً نہایت ظالمانہ بلکہ وحشیانہ ہے۔ اور مصر اس معاملہ میں صریح طور پر مظلوم ہے اور ہماری ساری ہمدردیاں مظلوم کے ساتھ ہیں۔ ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ برطانیہ، فرانس اور اسرائیل اپنی فوجوں کو مصر کی حدود سے نکال لیں اور جنرل اسمبلی کے حالیہ ریزولیشن متعلقہ امتناع جنگ کی فوری اور غیر مشروط تعمیل کرتے ہوئے تمام معاملات کو باہمی مفاہمت کے بین الاقوامی اصولوں کے مطابق طے کریں اور آئندہ کے لئے اپنے جارحانہ عزائم سے بالکل دستکش ہو جائیں۔ موجودہ حالات میں تمام امن پسند ممالک بالخصوص پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ مظلوم مصر کی ہر ممکن امداد کریں۔‘‘

(الفضل 6/ نومبر 1956ء صفحہ 1)

جماعت احمدیہ کی طرف سے اظہار ہمدردی کا تار

اس نازک موقعہ پر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے مصر کے صدر جمال عبد الناصر کے نام برقی پیغام ارسال کیا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

موجودہ نازک وقت میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے چہروں کو داغدار کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ضرور ان کو اس کی سزا دے گا ۔ یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ موجودہ اسرائیلی حملہ کا سبب یہ ہے کہ آپ عربوں اور خصوصیت سے اردن کے مفادات کی علمبرداری کا فرض ادا کر رہے ہیں اسکے باوجود یہ امر ہمارے لئے حیرت کا باعث ہے کہ مختلف ذمہ دار ممالک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور صرف زبانی ہمدردی پر اکتفا کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں اہل مصر کی مدد فرمائے۔ آمین۔

ناظر امور خارجہ انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

3/ نومبر 1956ء

جمال عبد الناصر کا جوابی تار

اس پیغام کے جواب میں صدر جمال عبد الناصر نے حسب ذیل جوابی تار ارسال فرمایا:

I have received with sincere appreciation the gracious message expressing the good wishes and fervent prayers of Ahmadiyya Community and its head for the victory of Egypt in its struggle against the aggressors. we thanks you all for these kind feelings and noble sentiments. May God help and grant us prosperity.

Jamal Abdul Nasir

19 Nov 1956

یعنی مَیں نے آپ کا مخلصانہ پیغام قدردانی کے پرخلوص جذبات کے ساتھ وصول کیا۔ جس میں حملہ آوروں کے خلاف اہل مصر کی جدوجہد میں مصر کی کامیابی اور فتح کے لئے جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کی طرف سے نیک خواہشات اور دلی دعاؤں کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم ایسے اعلیٰ خیالات اور نیک جذبات پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں خوشحالی عطا کرے۔

جمال عبد الناصر

مؤرخہ 19/ نومبر 1956ء

(باقی آئندہ)

قرآن کلاسز میں شمولیت کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال ریلی برطانیہ سے خطاب میں 10/ اپریل 2005ء کو فرمایا:۔

’’قرآن کریم پڑھیں۔ قرآن کریم پڑھیں گے تو آپ کو پتہ لگے گا کہ ہم نے کیا کیا کچھ کرنا ہے، کیا کیا کچھ اللہ میاں نے ہمیں حکم دیئے ہیں، کیا تعلیم دی ہے۔ تو اس طرح آپ کو بہت سارے فائدے ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ اکثر بچے ہمارے جو دس سال سے اوپر کے ہیں باقاعدہ قرآن کریم پڑھتے ہوں گے۔ اگر نہیں پڑھتے تو پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ روزانہ کم از کم ایک رکوع پڑھا کریں اور کلاسوں میں بھی شامل ہوا کریں۔ خدام الاحمدیہ اگر کلاسیں لگاتی ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔ نہیں لگاتی تو کلاسیں لگانی چاہئیں تا کہ بچوں کو بتائیں تو جب آپ لوگ اس طرح تعلیم حاصل کریں گے تو اسلام کے لئے بہت مفید وجود بن جائیں گے، جماعت کا ایک بہت مفید حصہ بن جائیں گے‘‘۔ (مشعل راہ جلد نمبر 5 حصہ 2 صفحہ 165)

فجی (Fiji) کے شمالی ریجن میں

خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات کی الگ الگ تربیتی کلاسز کا انعقاد

(رپورٹ: نعیم احمد اقبال ۔ مبلغ سلسلہ فجی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فجی کو مورخہ 10/ اپریل سے 12/ اپریل تک شمالی ریجن میں خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات کی الگ الگ تربیتی کلاسز منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ یہ کلاسز احمدیہ سیکنڈری سکول ولودا میں منعقد ہوئیں۔ تمام جماعتوں کو اس کی اطلاع دی گئی تا کہ زیادہ سے تعداد ان کلاسز میں شامل ہو سکے۔

کلاس کا باقاعدہ افتتاح نماز جمعہ کے ساتھ ہوا ۔ تینوں دن کلاس کے مختلف سیشن ہوئے۔ دن کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوتا رہا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور اس کے بعد قرآن کلاس ہوتی رہی جس میں بچوں اور بڑوں سے قرآن کریم سنا جاتا رہا۔ اور ساتھ ساتھ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی اہمیت، تلاوت کی برکات، ترجمہ قرآن کریم پڑھنے، قرآن زبانی یاد کرنے اور صحت کے ساتھ پڑھنے کی طرف خاص توجہ دلائی جاتی رہی۔

ناشتہ کے بعد آٹھ بجے دوبارہ کلاس شروع ہوتی جس میں نماز کے بارہ میں مسائل بتائے جاتے۔ اسی طرح بنیادی دینی معلومات اور سوال وجواب کا بھی سلسلہ جاری رہتا۔ اسی طرح وفات مسیح، فیضان نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں دلائل بھی سکھائے گئے۔

نماز ظہر و کھانے کے بعد مختلف موضوعات پر چھوٹے اور بڑے تقاریر پیش کرتے جس میں خاص طور پر سیرت النبی ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفائے کرام کی سیرت، سیرت حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفائے کرام کی سیرت کے موضوعات شامل تھے۔ اس دوران بعض دعائیں بھی زبانی یاد کروائی گئیں جن میں خاص طور پر خلافت جوبلی کی دعائیں، دعائے جنازہ، نماز سادہ، خطبہ ثانیہ، جمعہ، نماز عیدین، نماز جنازہ وغیرہ کے مسائل اور ان کے پڑھانے کا طریق سکھایا جاتا رہا۔

چار بجے نماز عصر کے بعد کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا۔ جن میں فٹبال اور والی بال قابل ذکر ہیں۔

نماز مغرب کے بعد درس حدیث اور درس ملفوظات ہوتا رہا۔ درس کے بعد خدام واطفال کے درمیان دینی معلومات پر مشتمل سوال وجواب کا مقابلہ بھی ہوتا رہا۔ نماز عشاء اور کھانے کے بعد کلاس ختم ہو جاتی۔

کلاس کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے 70 رہی۔ مورخہ 12/ اپریل کو اجتماعی دعا کے ساتھ اس بابرکت کلاس کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کلاس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرالیون میں نومبائعین کے لئے تربیتی پروگرامز

(رپورٹ: رضوان احمد افضل مبلغ سلسلہ ۔ سیرالیون)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں سیرالیون بھر میں نومبائعین سے مسلسل رابطوں کی سعی جاری ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 16 مئی 2009ء کو سیرالیون کے ناردرن صوبہ کے مکینی ریجن میں علاقے کی 8 نومبائع جماعتوں کا جلسہ ہوا۔ اس جلسے کے انتظامات مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مبلغ سلسلہ مکینی ریجن نے کئے۔ جلسے میں شرکت کے لئے مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب فری ٹاؤن سے تشریف لے کر گئے۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مبلغ صاحب نے نومبائعین سے مکرم امیر صاحب سیرالیون کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد جلسے میں شامل نومبائعین چیفس اور اماموں کا تعارف کروایا گیا۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب سے قبل لوکل مشنریز نے اپنی تقاریر میں اختلافی مسائل کے بارے میں نہایت سہل انداز میں حاضرین کو بتایا۔ خاص طور پر ختم نبوت کے حوالے سے تفصیل سے بتایا گیا۔

محترم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے اپنے خطاب میں نومبائعین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور انہیں بتایا کہ جب آپ نے سچائی کو مان لیا ہے تو اب آپ کو احمدی ہونے کے تمام تقاضوں کو بھی پورا کرنا چاہیے۔ مالی قربانی میں حصہ لینا چاہیے اور نظام جماعت کے ساتھ بھرپور طور پر تعلق رکھنا چاہیے۔ خطاب کے مکرم امیر صاحب سیرالیون نے دعا کروائی۔ پروگرام میں کل 284 نومبائعین نے شرکت کی۔ پروگرام کے آخر پر تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ تقاریر کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو ثبات قدم عطا فرمائے اور انہیں سچے اور مخلص احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

(کلام محمود)

خطبہ جمعہ

یہ کبھی دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں۔
پاک ہونا اور تقویٰ پر چلنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔

صحبت صادقین کے تعلق میں اس زمانہ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
بہت بڑی نعمت ہیں۔ ان کو بھی جماعت کو بہت پڑھنا چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 22 رمئی 2009ء بمطابق 22 رہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ- اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ - هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ- فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ- هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى- (النجم:33)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہ تم اپنے آپ کو مُزکّٰی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96۔ جدید ایڈیشن)

پس پاک ہونا، مزکی ہونا، تقویٰ سے مشروط ہے۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بچنا۔ ہر اس عمل کو بجالانا جس کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہر اس بات سے بچنا جس کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں فرمایا ہے، مَیں تمہارے نفسوں کو پاک کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ کس کے دل میں حقیقی تقویٰ بھرا ہوا ہے اور کس حد تک کسی کا تزکیہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اسے وہ بھی پتہ ہے جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اس کے علم میں وہ بھی ہے جو ہم چھپاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی بھی اور کسی رنگ میں بھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

حدیث میں آتا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ خدا تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ بندے کے عمل کرنے کی نیت کا علم رکھتا ہے۔ بظاہر نیکیاں کرنے والے، عبادتیں کرنے والے، روزے رکھنے والے، حتیٰ کہ کئی کئی حج کرنے والے بھی ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی نیتوں میں فتور ہے تو اس فتور کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہیں۔ یہ تمام عبادتیں اور نیکیاں نہ صرف ردّ کر دی جاتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں جس کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ جہاں انذار کے ذریعہ سے ہمیں ڈراتا ہے، توجہ دلاتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ وہاں اپنی وسیع تر رحمت کا حوالہ دے کر بخشش کی امید بھی دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ڈرانا ہماری بھلائی اور ہمیں سیدھے راستے پر چلانے کے لئے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو جیسا کہ مَیں نے کہا دلوں کا حال جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہماری استعدادوں اور صلاحیتوں کی وسعت کا بھی علم ہے۔ اس لئے اُس نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اگر تم تقویٰ دل میں رکھو، نیتیں صاف رکھو اور اپنے عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بجالانے کی کوشش کرو تو جو جو کوتاہیاں اور لغزشیں ہوتی ہیں انہیں وہ اپنی وسیع تر مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لیتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے فرماتا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ یہ اچھے عمل والے وہ لوگ ہیں جو سوائے سرسری لغزش کے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔ یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے وہ تمہیں سب سے زیادہ جانتا تھا جب اس نے زمین سے تمہاری نشوونما کی اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں محض جنین تھے۔ پس اپنے آپ کو (یونہی) پاک نہ ٹھہرایا کرو، وہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی معمولی لغزشوں، غلطیوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے اپنی وسیع تر مغفرت کی وجہ سے بخشش کی بھی نوید دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آگے یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اندرونے سے واقف ہے۔ اور کہاں تک واقف ہے؟ ہمیں سمجھانے کے لئے اس انتہا کا بھی ذکر کیا کہ جب اس زمین میں زندگی کے آثار پیدا کئے۔ انسان کی پیدائش سے اربوں سال پہلے وہ ضروری لوازمات پیدا کئے جو انسان کی بقا کے لئے ضروری تھے۔ اُس وقت سے وہ تمہیں جانتا ہے۔ پھر کس فطرت میں انسان کو پیدا کرنا ہے، کیا کیا صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کرنی ہیں، یہ ایک گہرا مضمون ہے جس کی طرف بعض دوسری آیات راہنمائی فرماتی ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمہارا اتنا گہرا علم رکھتا ہے جتنا تم خود بھی نہیں رکھتے اور اس پیدائش اور نشوونما کے عمل کا تم میں سے جو اکثریت ہے وہ علم بھی نہیں رکھتی۔ اس کا احاطہ کرنا تو دُور کی بات ہے، علم بھی نہیں ہے۔

اب اس زمانہ میں سائنسی تحقیق سے اس نظام کی تخلیق کے بارے میں بعض باتیں پتہ لگ رہی ہیں اور وہ بھی ایک خاص طبقے اور اس علم کا ادراک رکھنے والے لوگوں کو ہی اس کی سمجھ آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اُس وقت سے علم ہے کہ تمہاری صلاحیتیں کیا ہیں اور تمہارے عمل کیا ہونے ہیں اور تمہاری نیتیں کیا ہیں پھر اس سے ذرا نیچے آؤ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو جب تم ماؤں کے پیٹوں میں جنین کی صورت میں تھے، ابھی تمہارے اعضاء کی نشوونما ہو رہی تھی، اس وقت کا بھی مَیں علم رکھتا ہوں۔

آج کل ترقی یافتہ ملکوں میں بھی بلکہ بعض ترقی پذیر ملکوں میں بھی طب کے میدان میں اتنی ترقی ہوگئی ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں حمل کے دوران بننے والی مختلف شکلیں الٹراساؤنڈ کے ذریعہ سے پتہ لگ جاتی ہیں اس لئے لوگ اکثر جانتے ہیں اور پتہ بھی کر لیتے ہیں کہ لڑکا پیدا ہونا ہے یا لڑکی پیدا ہونی ہے۔ عموماً ایک اندازے سے ڈاکٹر بتاتے ہیں سو فیصد تو وہ بھی نہیں بتا سکتے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس حالت سے گزرنے کے دَور سے ہی یہ علم رکھتا ہے کہ تم کن صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پیدا ہوگے اور کن دَوروں سے پیدا ہونے کے بعد گزرتے ہوئے اپنی زندگی کی منزلیں طے کرو گے۔ لیکن عالم الغیب ہونے کے باوجود اس نے بندوں کے سامنے نیک اور بد اعمال کا ماحول میسر فرما دیا۔ جو نیک اعمال کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے گا۔

جو بداعمال کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آ سکتا ہے۔ اور نیک اعمال کیا ہیں؟ یہ وہ اعمال ہیں جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بجالانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے فرمایا کہ جب تم نیک کام کرتے ہو تو اس وقت بھی بعض دفعہ دل میں خود پسندی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے کام کرنے کے باوجود بھی یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ ہم نیک اعمال بجالانے والے ہیں۔ بلکہ نیک اعمال بجالانا کس نیت سے ہے۔ اگر نیک نیت سے ہے تو وہ نیک نیت اصل میں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کس نیت سے نیک اعمال بجالائے جا رہے ہیں۔ اس لئے اللہ فرماتا ہے کہ کسی نیکی پر اِترانے کی بجائے ہر نیک عمل عاجزی اور تقویٰ میں اور بھی زیادہ بڑھانے والا ہونا چاہئے۔ اور فرمایا کہ تقویٰ پر قائم ہو جانے کی سند نہ تو انسان خود اپنے آپ کو دے سکتا ہے نہ کسی بندے کا کام ہے کہ کسی دوسرے کو تقویٰ کی سند عطا کرے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ ہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں ہی جو یہ فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ کہ وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور فواحش سے سوائے سرسری لغزش کے بچتے ہیں۔

لَمَم کا مطلب کیا ہے؟ اس کو بھی یہاں واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں بعض لوگ مَیں نے دیکھا ہے کہ اپنی غرض کا مطلب نکال لیتے ہیں۔ اس کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھے کہ بڑے گناہ اور فواحش اگر تھوڑے بہت ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کیونکہ کمزور ہے بعض حالات میں لاشعوری طور پر بعض گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو پھر حقیقی پچھتاوا ہونا چاہئے اور اس کے لئے بہت زیادہ استغفار کی ضرورت ہے۔

لَمَم کا مطلب ہے کہ برائی کی طرف جھکنے کا موقع ملا یا عارضی اور معمولی لغزش یعنی اگر غلطی ہوگئی ہے تو یہ معمولی نوعیت کی ہو اور اس پر دوام نہ ہو بلکہ یہ عارضی ہو۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ شیطانی خیال اگر دماغ میں اچانک اُبھر بھی آئیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان اس سے بچ جائے اور اُس کے ذہن پر اِس شیطانی خیال کا کوئی اثر قائم نہ رہے۔ تو یہ حکم انسانی فطرت کے مطابق ہے کیونکہ اچھائی یا برائی کو قبول کرنے کی انسان کو آزادی دی گئی ہے اور معاشرے میں یہ برائیاں اپنی طرف مبذول کروانے کی کوشش بھی کر رہی ہیں۔ ہر طرف آزادی نظر آتی ہے۔ بے حیائی نظر آتی ہے۔ بداخلاقیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے اگر کبھی کسی برائی کی طرف توجہ ہو بھی جائے تو فوری طور پر استغفار سے انسان اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کی جو وسیع بخشش ہے، اللہ تعالیٰ جو وسیع بخشش والا ہے، بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے، وہ توبہ قبول کرتا ہے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو حقیقی تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔ ورنہ انسان تو ذرا سی نیکی پر ہی فخر کر کے اپنے آپ کو پاک صاف سمجھنے لگتا ہے۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں۔ پاک ہونا اور تقویٰ پر چلنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ پس اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو یہ فرمایا ہے کہ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ تو اس آیت کا صحیح مطلب جاننے کے لئے تمہیں تزکیۂ نفس اور اظہار نعمت کے درمیان واضح فرق معلوم ہونا چاہئے۔ اگرچہ یہ دونوں صورت کے لحاظ سے مشابہ ہیں۔ پس جب تم کمال کو اپنے نفس کی طرف منسوب کرو اور تم سمجھو کہ گویا تم بھی کوئی حیثیت رکھتے ہو اور تم اپنے اس خالق کو بھول جاؤ جس نے تم پر احسان کیا تو تمہارا یہ فعل تزکیۂ نفس قرار پائے گا۔ لیکن اگر تم اپنے کمال کو اپنے ربّ کی طرف منسوب کرو اور تم یہ سمجھو کہ ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور اپنے کمال کو دیکھتے وقت تم اپنے نفس کو نہ دیکھو بلکہ تم ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قوت، اس کی طاقت، اس کا احسان اور اس کا فضل دیکھو اور اپنے آپ کو غسّال کے ہاتھ میں محض ایک مُردہ کی طرح پاؤ اور اپنے نفس کی طرف کوئی کمال منسوب نہ کرو تو یہ اظہار نعمت ہے''۔

(ترجمہ عربی عبارت از حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 321-322)

یہ اقتباس حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کی ایک کتاب ہے حمامۃ البشریٰ اس میں سے لیا گیا ہے، اس کا ترجمہ ہے۔ تو یہ ایک باریک فرق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہر فرمایا۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ (سورۃ الفاطر:19) یعنی جو بھی پاک ہوتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے پاک ہوتا ہے۔

پھر ایک جگہ فرمایا سورۃ اعلیٰ میں جو ہم ہر جمعے کو نماز میں پڑھتے ہیں کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلیٰ:15) یعنی جو پاک بنے گا وہ کامیاب ہو گیا۔

پھر ایک جگہ فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10) کہ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اسے پاک کیا یعنی اپنے نفس کو پاک کیا۔

اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری کامیابی تمہارے تزکیہ نفس میں ہے۔ ان آیات میں اور سورہ نجم کی جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔ ان آیات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک باریک فرق ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھو کہ تزکیہ نفس کا حکم تو ہے اس کے لئے کوشش کرو لیکن یہ کوشش کر کے تم دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مَیں پاک ہو گیا یا میرے عمل ایسے ہیں کہ جن کے کرنے کے بعد اب مَیں پاک ٹھہرایا جا سکتا ہوں۔

سورۃ فاطر کی آیت جس کے ایک حصے کا مَیں نے ذکر کیا ہے کہ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ کہ جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو وہ اپنے نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے۔ یہ پوری مکمل آیت یوں ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ۔ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ۔ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (سورۃ الفاطر:19) اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی اپنے بوجھ کی طرف بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائے گا۔ خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

یہ آخرت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آگے جو مضمون اس آیت سے متعلقہ ہے وہ یہ ہے کہ تو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے ربّ سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے وہ اپنے نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانہ ہے۔

یہاں یہ واضح ہو گیا کہ نفس کی پاکیزگی صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ (انبیاء:50) یعنی جو اپنے ربّ سے غیب میں ہونے کے باوجود ڈرتے ہیں۔ پس جب یہ حالت ہوتی ہے تو ان کی نمازیں بھی اور دوسری عبادتیں بھی اور دوسرے نیک اعمال بھی دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اس کی رضا کے حصول کے لئے ہوتے ہیں اور جب یہ حالت ہو، جب اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہو تو وہ انسان خود اپنے نفس کو پھر کبھی پاک نہیں ٹھہرا سکتا بلکہ ہر نیکی کو جو وہ بجالاتا ہے اور ہر اس موقع کو جو نیکی بجالانے کا اس کو میسر آتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل پر محمول کرتا ہے۔ پس جو اس حالت میں اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہوئے اُسے پاک کرنے کی کوشش کرے اور پاک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے تقویٰ پر چلتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی نظر میں مُزَكّٰى ہے اور فلاح پایا ہوا ہے۔ اگر نیکیوں کو اپنی کسی خوبی کی طرف منسوب کرے گا تو وہ تزکیہ نفس نہیں ہے۔ پس ایک مومن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف لئے ہوئے ان نیکیوں کی تلاش میں رہتا ہے تاکہ انہیں کر کے، انہیں بجالا کر، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو گے تو خدا تعالیٰ خود تمہاری بدیاں دور کر دے گا اور تمہیں عزت والے مقام میں داخل کرے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا (النساء:32) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے سے تمہاری بدیاں دُور کر دیں گے اور نہ صرف بدیاں دُور کر دیں گے بلکہ تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

مَیں پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم میں بڑے گناہ کے الفاظ تو آئے ہیں۔ لیکن بڑے اور چھوٹے گناہوں کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ ہر وہ گناہ جس کو چھوڑنا انسان پر بھاری ہو اس کے لئے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بڑا گناہ ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ کی تو واضح طور پر نشاندہی کردی کہ یہ گناہ ہیں۔لیکن اس کے علاوہ بھی ہر گناہ جس کو انسان معمولی سمجھتا ہوا گر اس کو چھوڑنا انسان پر بھاری ہے تو وہ بڑے گناہ کے زمرے میں شمار ہو گا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غیب میں اللہ کا خوف رکھتے ہوئے اپنے نفس کو پاک کرنے کی کوشش کرو۔پس جب اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا تو پھر ہی گناہوں سے نفرت بھی پیدا ہوگی اور تب ہی خدا تعالیٰ کی نظر میں انسان پاک ٹھہرتا ہے پھر جب ایسی حالت پیدا ہوتی ہے (اور یہ بھی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے) اور جب اللہ تعالیٰ کی نظر میں انسان پاک ٹھہرتا ہے تو اصل عزت کا مقام جو ہے، وہی ہے جس میں خدا تعالیٰ انسان کو پاک ٹھہرا کر داخل کرتا ہے نہ کہ وہ عزت اصل عزت ہے جہاں انسان خود اپنی خود پسندی اور بڑائی کے اظہار کر کے اپنی نیکیاں جتاتے ہوئے اپنے آپ کو پاک ٹھہرائے۔

ایک جگہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَاغَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْن (الشوریٰ :38) اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

اب یہاں پھر تمام گناہوں اور اخلاقی کمزوریوں کا ذکر کیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن اِن گناہوں اور بے حیائیوں اور اخلاقی برائیوں کو غصّے کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے۔پس غصّے کو جو لوگ معمولی خیال کرتے ہیں ان کے لئے بھی نصیحت ہے کہ یہ بڑھتے بڑھتے بڑے گناہوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ غصّہ کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔اس کو اگر کنٹرول نہیں کیا جاتا اور اس کا اگر ناجائز استعمال ہو رہا ہے تو یہ بڑے گناہوں کے زُمرے میں ہے۔بعض دفعہ غصّہ آتا ہے لیکن انسان پھر مغلوب الغضب ہو کے کام نہیں کرتا بلکہ اس کا استعمال جائز طریقے سے ہوتا ہے تاکہ ایک دوسرے کی اصلاح ہو سکے۔اگر انسان مغلوب الغضب ہو جائے تو پھر نفس کی پاکیزگی بھی دُور ہو جاتی ہے۔اس لئے یہ نہ سمجھو کہ مَیں کیونکہ دوسری نیکیاں بجالا رہا ہوں اس لئے جو غصّہ کا گناہ ہے اس کو میری دوسری نیکیاں ختم کر دیں گی۔اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا کہ یہ زُعم اپنے دل سے نکال دو۔اگر حقیقی تزکیہ چاہتے ہو تو اپنی اخلاقی حالتیں بھی درست کرو۔

آئے دن یہ شکایات بھی آتی رہتی ہیں کہ غصّہ کی حالت میں گھروں میں لڑائیاں ہو رہی ہیں، میاں بیوی کی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔کبھی بیوی کو کنٹرول نہیں، کبھی میاں کو کنٹرول نہیں۔ معاشرے میں لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔کھیل کے میدانوں میں لڑائیاں ہو جاتی ہیں یا اگر لڑائیاں نہیں بھی ہوتیں تو ایک دوسرے کے خلاف بعض باتوں پہ غصہ دل میں پل رہا ہوتا ہے اور پھر اس سے کینے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی ایک بہت بڑا گناہ ہے اور تمہارے نفس کو پاک کرنے کے راستے میں روک ہے اور جب یہ روک راستے میں کھڑی ہو جائے تو پھر کامیابی کی منزلیں بھی طے نہیں ہوتیں اور پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت کا مقام بھی نہیں پاتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو واضح فرما دیا ہے کہ مَیں گناہوں اور فحشاء سے بچنے والوں کو عزت دوں گا۔پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر بخشش سے حصہ لیتے ہوئے اس کی رضا کی جنتوں میں ہم داخل ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس :10) ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے"۔(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم زیر سورۃ الشمس آیت نمبر 10 صفحہ 535) اور حالت میں تبدیلی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے اور اس کا فضل حاصل کرنے کے لئے مستقل اس کے آگے جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔اس سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ میرا رحم ہر چیز پر حاوی ہے اور وسیع تر ہے اور پھر فرمایا میری بخشش بھی بہت وسیع ہے۔پس نیک اعمال بجا لانے کی کوشش کے ساتھ جب ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کی کوشش کریں گے، اس سے اس کی وسیع تر بخشش کے طالب ہوں گے، تو تبھی ہم کامیاب ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تزکیہ نفس کے حصول کے طریقہ اور جن سے حقیقی تقویٰ حاصل ہوتا ہے ان راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔لمبا اقتباس ہے لیکن ہر ایک کے لئے سننا بہت ضروری ہے۔آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"اب ایک اور مشکل ہے کہ انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے (یعنی ٹائفائیڈ) مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے۔لیکن تپ دق (یعنی ٹی بی) جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت مشکل ہے۔اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ، حسد، ریا، تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ چند روز اگر نماز سنوار کر پڑھی ہے اور لوگوں نے تعریف کی تو ریا اور نمود پیدا ہو گیا اور وہ اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے اور تکبر مختلف رنگوں میں ہوتا ہے، کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔غرض کسی نہ کسی طرح عیب چینی کر کے اپنے بھائی کو ذلیل کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔رات دن اس کے عیبوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔اس قسم کی باریک بدیاں ہوتی ہیں جن کا دُور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور شریعت ان باتوں کو جائز نہیں رکھتی ہے۔ان بدیوں میں عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے ہیں اور خواص سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے (یعنی ان برائیوں سے) اور جب تک ان بدیوں سے نجات حاصل نہ کرے تزکیہ نفس کامل طور پر نہیں ہوتا اور انسان ان کمالات اور انعامات کا وارث نہیں بنتا جو تزکیہ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان اخلاقی بدیوں سے ہم نے خلاصی پالی ہے۔ لیکن جب کبھی موقع آپڑتا ہے اور کسی سفیہ سے مقابلہ ہو جاوے تو انہیں بڑا جوش آتا ہے اور پھر وہ گند اُن سے ظاہر ہوتا ہے جس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔اُس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیہ نفس جو کامل کرتا ہے میسر نہیں۔اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں۔اوّل مجاہدہ اور تدبیر۔دوم دعا اور سوم صحبت صادقین"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 210-211 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ کے امام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے، صحیح راستے پر چلانے کے لئے بھیجا۔اس زمانہ میں آپ کی کتب ہیں جو اصلاح کے لئے ایک بہت وسیع لٹریچر ہے اور یہ پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔اس کو پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ قرآن کریم کی تشریح ہے، وضاحتیں ہیں۔اب چند دن ہوئے مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے لکھا۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں وہ ان کی تلاش میں تھیں اور انہوں نے بڑی محنت سے جمع کئے ہیں۔لیکن جو بات انہوں نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ ان احکامات کو تلاش کرنے کے بعد جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھتی ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ مَیں قرآن کریم کی تفسیر پڑھ رہی ہوں اور جب کتب پڑھنے کے بعد قرآن کریم پڑھتی ہوں تو تب مجھے پتہ لگتا ہے کہ اصل احکامات کی اہمیت کیا ہے اور ان کی گہرائی کیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر یہ سمجھ نہیں آتے۔تو صحبت صادقین کے تعلق میں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو ہمیں مہیا ہیں یہ بہت بڑی نعمت ہے، اس کو بھی جماعت کو بہت پڑھنا چاہئے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

"درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی، کبر، ریاء وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ موادِ ردّیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے۔جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔وہ اس نور اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

روشنی کو جو انوار معرفت سے اسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ بلکہ وہ اسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے''۔............(آگے تفصیل میں فرمایا کہ سب سے زیادہ انبیاء میں یہ بات ہوتی ہے اور اس کے بعد ہر ایک کی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق)۔............فرمایا کہ ''......ایسے لوگ ہیں......جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے''۔ فرمایا ''یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو۔ یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے موادردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے، اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (الاعراف :13) اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردُود ہو گیا اور آدم لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دعا کی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف :24)''۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 211-212 جدید ایڈیشن)

پس حقیقی تزکیہ نفس کے حصول کا یہ نکتہ ہے اور اس سے حقیقی مومن اور شیطان کے پیچھے چلنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان نے تکبر کرتے ہوئے اَنَا خَیْرٌ کا نعرہ لگایا، اپنی بڑائی کی بات کی لیکن آدم نے اس معرفت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی تھی اس نکتہ کو سمجھا اور نہایت عاجزی سے یہ دعا کی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف :24) اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس یہ دعا ہے جو آج بھی اللہ تعالیٰ کی وسیع مغفرت کو جذب کرنے والی ہے۔ برائیوں سے بچانے والی اور غلطیوں اور کوتاہیوں سے پردہ پوشی کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ ہر نیک عمل کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے والے ہوں۔ تمام قسم کی برائیوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے والے ہوں اور اس کے لئے مسلسل کوشش کرتے رہنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر بخشش کے طالب رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گھانا میں واقفین نو کے لئے تربیتی پروگرام

(فہیم احمد خادم۔ نیشنل سیکرٹری وقف نو۔ گھانا)

سال 2009ء کے پہلے چار مہینوں میں گھانا کے تین ریجنز میں واقفین نو کی تربیت کے لئے مختلف اجتماعات منعقد کئے گئے۔ جن کی مختصر رپورٹ بغرض دعا پیش ہے۔

اجتماع واقفین نو اشانٹی ریجن

مورخہ 3/جنوری 2009ء کو کماسی کے مقام پر اشانٹی ریجن کے واقفین نو کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ واقفین نو بچوں نے درج ذیل مضامین پر تقاریر کیں۔

وقف نو سکیم کی اہمیت اور احمدیت کے عقائد۔

خاکسار نے ہر بچے کو بلایا اور نصاب وقف نو میں سے ایک یا دو سوالات پوچھے۔ نیز ساتھ ساتھ بسکٹ اور ٹافیاں بھی تقسیم کرتا رہا۔

بچوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں انہوں نے وقف نو سکیم اور اپنے مستقبل کے بارہ میں سوالات پوچھے۔ بچوں نے اردو زبان اور لوکل زبانوں میں نظمیں بھی سنائیں۔

پندرہ سال سے بڑے بچوں کو الگ کر کے انہیں مستقبل کے بارہ میں مشورے دئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے علاوہ بعض عمومی نصائح کیں۔

پروگرام کے دوران کوائف واقفین نو کے فارمز اور پندرہ سال والے بچوں سے تجدید وقف کے فارمز پُر کروائے گئے۔ اس اجتماع کے موقع پر مکرم مسرور احمد صاحب مبلغ سلسلہ اشانٹی ریجن نے بھی خطاب فرمایا۔ اور شرکاء کے ساتھ تصویر ہوئیں۔ اس موقع پر والدین کی تعداد 12 اور بچوں کی تعداد 40 رہی۔

اجتماع واقفین نو ناردرن ریجن

مورخہ 14/ مارچ کو ٹمالے کے مقام پر ناردرن ریجن کے واقفین نو کا اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد Songs of Praises ہوئے۔ خاکسار نے تحریک وقف نو کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور واقفین نو بچوں کو بطور واقف، ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم ایس ایم آدم ریجنل صدر ناردرن ریجن اور مکرم عبدالعزیز صاحب سرکٹ مبلغ نے بھی تقریر کی اور بچوں کو اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف توجہ دلائی اور نصائح کیں۔

سب بچوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ''عہد خلافت'' جو حضور انور نے تمام جماعت سے خلافت جوبلی کے موقع پر 27/مئی 2009ء کو لیا تھا اس کی ویڈیو دکھائی۔

خاکسار نے سب بچوں سے ایک ایک سوال پوچھا جو نصاب میں سے تھا۔ اور بچوں کو بھی سوالات کرنے کا موقع پر دیا گیا اور ان کے جوابات دئے گئے۔

یہ پروگرام تین بجے تک جاری رہا۔ بچوں کی تعداد 10 رہی جبکہ 7 والدین شامل ہوئے۔

Tamasco سے ایک، سلاگا احمدیہ سکول سے دو اور ٹمالے پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ سے دو واقفین شامل ہوئے۔ (یہ بچے دوسرے ریجنز کے ہیں لیکن یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں)۔

پروگرام کے دوران کوائف واقفین نو کے فارمز اور پندرہ سال والے بچوں سے ''تجدید وقف'' کے فارمز پُر کروائے گئے۔

اجتماع واقفین نو برانگ اہافو ریجن

مورخہ 5/اپریل 2009ء کو برانگ اہافو ریجن کے واقفین نو کا اجتماع Tachiman کے مقام پر منعقد ہوا۔

صبح گیارہ بجے اس اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد Songs of Praises ہوئے۔ اس کے بعد بچوں نے نماز کی اہمیت، خلافت کی اہمیت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ بعض بچوں نے دو رکعت نماز ادا کر کے دکھائی جبکہ بعض بچوں نے یہی ساری نماز عربی الفاظ کے ساتھ لوکل زبان میں ترجمہ کے ساتھ ادا کی۔

بعض ناصرات نے باری باری آ کر احادیث مع ترجمہ پیش کیں۔ ایک بچی نے اللہ تعالیٰ کی چند صفات مع ترجمہ پیش کیں۔

یہ سب کچھ اتنا متأثر کن تھا ایسا لگتا تھا جیسے چھوٹا سا جلسہ ہو رہا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند ہوتے رہے۔

خاکسار نے ان بچوں کو باری باری اپنے پاس بلایا اور ایک ایک سوال کیا۔ مثلاً روزانہ کتنی نمازیں ہوتی ہیں یا جماعت احمدیہ کے بانی کا نام کیا ہے وغیرہ۔ خاکسار نے وقف کی اہمیت اور اس میدان میں مزید بچے وقف کرنے کی تلقین کی۔ نیز جماعت کے ساتھ تعلق اور دینی تعلیم کو سنجیدگی سے حاصل کرنے کی افادیت بتائی۔ بچوں اور والدین کو بھی سوالات کرنے کی اجازت دی گئی۔

پورے پروگرام میں یہ تاثر رہا کہ اگر ہر ریجن کے بچے اور والدین اسی طرح اجتماعات میں شامل ہوں تو تربیت بہت آسان ہو جائے گی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شعبہ وقف نو کو فعال بنانے کی توفیق دے اور سیکرٹریان کام کو سیکھیں اور واقفین نو اپنے عہد وفا پر تاحیات قائم رہیں۔ آمین

سن ہجری کا آغاز

16 جولائی 622ء کو سن ہجری کا آغاز ہوا تھا۔

عرب میں قدیم زمانہ سے قمری سال رائج تھا اور مہینوں کے نام بھی یہی تھے محرم، صفر، ربیع الاول وغیرہ سال کے آخری مہینہ میں حج بھی ہوا کرتا تھا اور یہ طریقہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے زمانے سے رائج تھا۔

اگرچہ حج کا اجتماع ایک مذہبی فریضہ کی ادائیگی کیلئے ہوتا تھا لیکن اہل عرب اس اجتماع سے تجارتی وثقافتی فائدے بھی اٹھاتے تھے۔ رفتہ رفتہ حج ایک بڑے پیمانے پر کاروباری معاملات اور ادبی اجتماع کا مرکز بن گیا۔

قمری مہینے چونکہ موسموں کا ساتھ نہیں دیتے۔ عربوں نے جب دیکھا کہ حج کا وقت کبھی گرمی میں اور کبھی سردی میں آ جاتا ہے۔ اس وقت نہ ان کی فصلیں تیار ہوتی ہیں اور نہ جانوروں کے بچے خرید و فروخت کیلئے مہیا ہوتے ہیں تو انہوں نے غالباً یہودیوں سے سیکھ کر کبیسہ کا طریق رائج کیا۔ دو یا تین سال بعد، سال میں ایک ماہ کا اضافہ کرنے لگے۔ اس عمل کو ہندوستان میں لوند کہتے ہیں۔ یہ طریقہ قبیلہ کنانہ کے ایک شخص قلمس نے رائج کیا تھا۔ اس کے بعد یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ قبیلہ کنانہ کا سردار حج کے اجتماع میں اعلان کر دیتا تھا کہ آئندہ حج کس ماہ میں ہوگا اور اضافی تیرہواں مہینہ اس نے کس ماہ کے ساتھ بڑھایا ہے۔ لیکن عربوں نے اس عمل کو ہر کام کیلئے قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ قمری مہینوں کو بھی یاد رکھتے تھے اور بغیر کبیسہ کے سال اور مہینہ شمار کرتے تھے۔ جسے نسیٔ کہا جاتا تھا۔

چنانچہ عربوں میں دو قسم کے کیلنڈر رائج ہو گئے۔ رسول اللہؐ کے دور میں بھی یہ دونوں کیلنڈر موجود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی روایات میں تاریخوں اور مہینوں کے بعض اختلافات ملتے ہیں۔ یہ طریقہ 10ھ حجۃ الوداع تک جاری رہا۔ اس سال حج ذی الحجہ کی 9 کو ہوا چنانچہ آنحضرتؐ نے حج کے موقع پر خدا کے حکم کے مطابق یہ اعلان فرما دیا کہ اب زمانہ پھر صحیح وقت پر آ گیا ہے۔ آئندہ سے نہ کبیسہ ہوگا۔ اور نہ نسیٔ ہوا کرے گی۔ اس کے بعد سے ایک ہی قسم کا قمری سال شمار ہونے لگا۔

دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں کسی مشہور اور اہم واقعہ سے سال کا شمار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے ہجری سن کا آغاز حضور اکرمؐ کی ہجرت سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی جس سال آپ نے ہجرت فرمائی تھی اس سال کی پہلی محرم سے 1ھ شمار کیا جاتا ہے۔ حضور اکرمؐ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر دوشنبہ 8 ربیع الاول 1ھ کو قبا پہنچے تھے جو شمسی کیلنڈر کے حساب سے 20 ستمبر 622ء کے مطابق ہے۔ اس سال کی یکم محرم کی تاریخ موجودہ شمسی کیلنڈر کے بموجب جمعۃ المبارک 16 جولائی 622ء پڑتی ہے اور یہی 1ھ ہجری کا آغاز ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

رخصتی کے موقع پر بچیوں کو نصائح

(مرتبہ : نصیر احمد قمرؔ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ(الروم:22)۔ترجمہ:''اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) تسکین حاصل کرواور اس نے تمہارے درمیان مودّت اور رحمت پیدا کردی ہے۔''

اسی طرح فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا(سورۃ الفرقان آیت :75)۔ترجمہ:''اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

✽......**حدیث میں ہے**۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقہء حیات کے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا۔'' وہ جس کی طرف دیکھنے سے اس کے شوہر کی طبیعت خوش ہو۔خاوند جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اُس کا خاوند پسند نہ کرے اُس سے بچے۔'' (مشکوٰۃ المصا بیح)

✽......ازدواجی زندگی میں میاں بیوی ہر دو کو آنحضرتؐ کی اس دعا کا حقدار بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔آپؐ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جو رات کو اٹھے ،نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی ،نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو جگایا۔اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تا کہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

(ابو دائود۔کتاب الصلوٰۃ۔باب قیام اللیل)

✽......اسی طرح ایک موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔

''خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمّہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔''

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ۔بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 404)

✽......حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔''

(ابن ماجہ۔ کتاب النکاح۔باب حق الزوج علی المراۃ)

✽......**حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا:**

''جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اس کے ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں ایک صلح کے دروازے کی اور ایک لڑائی کے دروازے کی چابی۔ وہ جس دروازے کو چاہے کھول سکتی ہے۔خوش نصیب ہوتی ہیں وہ عورتیں جنہوں نے صلح کا دروازہ کھولا۔لڑکی کو اپنے ساس، سُسر کی نہایت تابعداری کرنی چاہئے کیونکہ بعد از شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے بڑھ کر اپنے ساس سُسر سے ہوجاتا ہے۔اسی واسطے اُن کے ادب کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہئے۔تعلیم کا یہی فائدہ ہے۔لڑکی اپنے آپ کو نہایت درجہ تابعدار ثابت کرے۔سخت ہی بد بخت ہیں وہ عورتیں جو کہ اپنے شوہروں کو اُن کے والدین سے برگشتہ کرنے کی تجویزیں کرتی ہیں۔اُن کو کبھی فلاح دارین نصیب نہیں ہوگا۔''

(سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ صفحہ343)

✽......ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ میں لکھا ہے:۔

''ایک لڑکی کی اس کی ساس کے ساتھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی۔لڑکی نے برسبیلِ شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا کہ بُرا مقام ہے جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو بہت بُرا منایا کہ:۔

شہر تو کوئی بُرا ہوتا ہی نہیں۔اگر کسی شہر کو بُرا کہا جائے تو اس سے مُراد اس کے شہر والے ہوتے ہیں۔پس نہایت قابلِ افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا فقرہ زبان پر لاتی ہے یا اور اس طرح اپنے خاوند اور اس کے والدین کی بُرائی کرتی ہے۔اور اس کے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ:۔

خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سُسر کو بھی سخت الفاظ میں یاد کرتی ہیں۔حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابلِ عزت بزرگ ہیں۔وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے تو اس کے لڑکے کو چاہئے کہ وہ طلاق دیدے۔پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سُسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔اس لئے عورت کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے۔اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے۔اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش بھی کرتا ہے۔مگر والدین تو اپنے بچے سے کچھ نہیں لیتے۔وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اسکی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اُٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہوجاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جُدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سبّ وشتم پر اُتر آتی ہے۔اور یہ ایک ایسا ناپسند فعل ہے جس کو خدا تعالیٰ اور مخلوق دونو ناپسند کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔پھر اس کے دو حصے کئے ہیں۔یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال۔اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور سسر ساس کی خدمت اور اطاعت۔پس کیا بدقسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے''۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم صفحہ 180-179 جدید ایڈیشن)

✽......حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا:

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

''ہر ایک مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ 19)

کشتی نوح میں حضور علیہ السلام نے عورتوں کو خاص طور پر الگ سے بعض نصائح فرمائی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

✽......''اگر تم خدا کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔''

✽......''تقویٰ اختیار کرو۔دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ''۔

✽......''قومی فخر مت کرو۔کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کروٗ''۔

✽......''خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں''۔

✽......''کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو''۔

✽......''خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کروٗ''۔

✽......''اپنے خاوندوں کی دل وجان سے مطیع رہو۔بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ''۔

✽......''اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کروٗ''۔

✽......''خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر یا مرد پر بہتان نہ لگاوے''۔

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ 81)

✽......جماعت میں یہ طریق ہے کہ رخصتی کے موقع پر تلاوت کے بعد کوئی نظم بھی پڑھی جاتی ہے ۔ بالعموم اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''محمود کی آمین'' سے منتخب اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس پاکیزہ کلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جن میں دعا کے ساتھ ساتھ نہایت اہم نصائح بھی ہیں جن سے دلہن و دولہا دونوں اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

کران کو نیک قسمت دے ان کو دین ودولت
کران کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تُو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر مَیں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
مَیں جاؤں تیرے واری کر تُو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

(درثمین)

✽......**حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔**

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو۔جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سے بچاؤ، زینت، قسما قسم کے دُکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔

جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی ہے ایسا ہی مردوں، عورتوں کو چاہئے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں۔اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اُس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے''۔

(خطبات نور صفحہ 400)

✽......اسی طرح آپؓ نے فرمایا:

''عورت اور مرد کے درمیان بہت محبت کے تعلقات ہونے چاہئیں جن سے مومنوں کے گھر نمونہ بہشت ہوجائیں''۔(خطبات نور صفحہ 457)

✽......آپؓ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ صاحبہ کو شادی کے وقت نصیحت فرمائی:۔

"بچہ! اپنے مالک، رازق اللہ کریم سے ہر وقت ڈرتے رہنا اور اس کی رضامندی کا ہر دم طالب رہنا۔ اور دعا کی عادت رکھنا۔ نماز اپنے وقت پر اور منزل قرآن کریم کی بقدر امکان بدوں ایام ممانعت شرعیہ ہمیشہ پڑھنا۔ زکوٰۃ، روزہ، حج کا دھیان رکھنا اور اپنے موقع پر عمل درآمد کرتے رہنا۔ گلہ، جھوٹ، بہتان، بیہودہ قصے کہانیاں یہاں کی عورتوں کی عادت ہے اور بے وجہ باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کی مجلس زہر قاتل ہے ہوشیار خبردار رہنا۔ ہم کو ہمیشہ خط لکھنا۔ علم دولت ہے بے زوال، ہمیشہ پڑھنا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو قرآن پڑھانا"۔

"زبان کو نرم، اخلاق کو نیک رکھنا۔ پردہ بڑی ضروری چیز ہے۔.......... اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تم کو نیک کاموں میں مدد دیوے۔"

(حیات نور صفحہ 80)

......**حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:**

"رسول کریم ﷺ کے عمل سے ظاہر ہے کہ آپ اپنی بیٹی اور داماد کو نصیحت فرماتے۔ اگر بیٹی کا قصور ہوتا بیٹی کو ڈانٹتے اور اگر حضرت علیؓ کی غلطی ہوتی تو ان کو سمجھاتے کیونکہ بڑے چچازاد بھائی اور ہادی ہونے کی حیثیت سے آپ کو باپ کا ہی درجہ حاصل تھا۔ اسلام نے تربیت کا یہ صیغہ رکھا ہے مگر آج کل ہندوستان میں یہ صیغہ نہیں رہا۔ جب عورت آتی ہے تو مطالبہ کرتی ہے کہ اس کا میاں اپنے والدین سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔ اگرچہ یہاں تک تو درست ہے کہ علیحدہ مکان ہو اور یہ شریعت کا بھی حکم ہے کیونکہ وہ نوجوان ہیں ان کو بے تکلفی کی بھی ضرورت ہے۔ اگر وہ ہر وقت قید رہیں تو وہ پھر کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔ مگر بعض بہوئیں یہاں تک کرتی ہیں کہ شہر تک چھڑا دیتی ہیں حالانکہ میاں بیوی بے شک علیحدہ ہوں اور ان کا حق ہے مگر یہ نہیں کہ بزرگوں کی نگرانی سے نکل جائیں۔ اور پھر لڑکے والے لڑکے کو سکھلاتے ہیں میاں گربہ کشتن روز اوّل کہ عورت پر پہلے دن ہی رعب بٹھا لو۔ لیکن کیا اسی طرح تربیت ہو سکتی ہے۔ یہ اسلامی طریق نہیں۔ بلکہ اسلامی طریق وہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے اپنے عمل سے دکھا دیا۔

اسلام نے جو غرض نکاح کی بتائی ہے وہ تقویٰ ہے کہ دونوں میاں بیوی مل کر خدا کے غضب سے بچنے اور رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

2۔ یہ کہ نسل بڑھے۔ ایسی نسل جو آئندہ کارآمد ثابت ہو۔

پھر یہ بھی غرض ہے کہ میاں بیوی مل کر نیک اعمال میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوں اور صدق و سداد کے قائم کرنے والے ہوں اور اس غرض کو پورا کریں جو انسان کو روزِ اول سے قرار دی گئی ہے۔"

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 60)

...... ساس سسر کی خدمت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا درج ذیل ارشاد بہت ہی پُرحکمت اور دُور رس اثرات کا حامل ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"اگر خاوند بیوی سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور بیوی خاوند سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو تو اگر تو وہ دونوں خاندان شریف ہیں تو بیوی خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرے گی اور خاوند بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرے گا۔ لیکن اگر اس کی بجائے بیوی خاوند کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔ اور خاوند بیوی کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو بات پھر بھی وہی ہوگی۔ مگر فرق یہ ہوگا کہ درمیان میں سے ذاتی غرض جاتی رہے گی اور یہ توجہ دلانا نیکی بن جائے گا۔ کیونکہ یہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں ہوگا بلکہ ایک نیکی کی راہ پر ایک دوسرے کو چلانا ہوگا۔ گو اس صورت میں بھی حق ایک دوسرے کو مل جائے گا جس طرح پہلی صورت میں۔ لیکن بجائے اس کے لوگ یہ کرتے ہیں کہ اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر لوگ دوسروں کے حق دلوانے کی کوشش کریں تو ان کے اپنے حق بھی انہیں مل جائیں۔ اور دنیا میں بھی امن قائم ہو جائے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کی تحریک کرتا ہے اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک نیکی کی تحریک کا اور ایک اس نیکی کا جو دوسرا شخص اس کی تحریک پر کرے۔ پس دوسروں کے حقوق دلواؤ تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اگر ایک عورت یہ کہے کہ میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور خاوند کہے کہ میرے ماں باپ کی خدمت کرو تو اس میں خود غرضی پائی جائے گی۔

لیکن اگر خاوند عورت سے کہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو اور عورت خاوند سے کہے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو اس کے نتیجہ میں بھی دونوں کے والدین کی خدمت ہوتی رہے گی لیکن اس کے ساتھ ہی دونوں کا فعل نیکی اور تقویٰ قرار دیا جائے گا.......... جیسے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین گھر وہ ہے جس میں تہجد کے وقت اگر بیوی کی آنکھ نہیں کھلتی تو خاوند پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارتا ہے اور اگر خاوند کی آنکھ نہیں کھلتی تو بیوی اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارتی ہے۔ یہ گویا ایک دوسرے کے فرائض کو یاد دلانے کی رسول کریم ﷺ نے ایک مثال دی ہے اور بتایا ہے کہ مرد اور عورت کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔

پس شادی کرتے وقت ہر انسان کو اس کی ذمہ داری کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس خیال سے شادی نہیں کرنی چاہئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو میری خدمت کرے بلکہ اس نیت اور ارادہ سے شادی کرنی چاہئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے مجھے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائے اور ہم دونوں مل کر ان فرائض اور واجبات کو ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد کئے گئے ہیں۔

اگر اس رنگ میں شادیاں کی جائیں تو لازماً فساد مٹ جائے گا۔ خاوند بیوی کے رشتہ داروں سے کبھی بد سلوکی نہیں کرے گا اور بیوی خاوند کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گی بلکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ یہی ذریعہ ہے جو دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ جب تک لڑکی کے رشتہ دار اس خیال میں رہیں گے کہ لڑکی اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے بلکہ ہماری کرے اس وقت تک دنیا کبھی سکھ نہیں پا سکتی۔ جس طرح ہاتھ کے دُکھنے سے سر کو سکھ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بیوی کے دُکھ سے خاوند کو سکھ نصیب نہیں ہوگا۔ خاوند کے دُکھ سے بیوی کو سُکھ نہیں ہوگا۔ اور ان دونوں کے دُکھ سے ان کے رشتہ داروں کو سکھ نصیب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اس ذمہ داری کو سمجھ لیا جائے اور لوگ اس طرف توجہ کریں تو دنیا کا اس میں فائدہ ہوگا"۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 507-509)

......حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر اپنے دعائیہ اشعار میں یوں نصیحت فرمائی:

لو میری پیاری بچی
تم کو خدا کو سونپا
اس مہربان آقا
اس باوفا کو سونپا
کرنا خدا سے اُلفت
رہنا تم اُس سے ڈر کر
تم اُس سے پیار رکھنا
بس اُس کو یاد رکھنا
سُوفارِ عشق اس کا
تم دل کے پار رکھنا
دلبر ہے وہ ہمارا
تم اس سے چاہ رکھنا
مشکل کے وقت دونوں
اُس پر نگاہ رکھنا
الفت نہ اس کی کم ہو
رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی
دامن نہ اُس کا چھوٹے

(کلام محمود)

......**حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:**

"آپ میں سے ہر وہ عورت جس کے گھر میں کوئی فتنہ ہو اور اتحاد میں خلل پیدا ہوتا ہو اپنے خدا کے سامنے اُس کی ذمہ دار ہے۔ اور اس کے متعلق اپنے رب کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا کیونکہ اُس نے اپنے گھر کی پاسبانی نہیں کی۔"

(ماہنامہ مصباح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر جون جولائی 2008 صفحہ نمبر 85)

......**حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:**

"احمدی عورت واقعتاً اس بات کی اہلیت رکھتی ہے اور حضرت اقدس محمد ﷺ کی توقعات کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے کہ اس دنیا میں جنت کے نمونے پیدا کرے۔ اپنے گھروں کو وہ جذب دے، وہ کشش عطا کرے جس کے نتیجے میں وہ محور بن جائے اور اُس کے گھر کے افراد اس کے گرد گھومیں۔ اُنہیں باہر چین نصیب نہ ہو بلکہ گھر میں سکینت ملے۔ وہ ایک دوسرے سے پیار و محبت کے ساتھ ایسی زندگی بسر کریں کہ لذت یابی کا محض ایک ہی رُخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن جائے اور جس کے بعد دنیا کا امن اُٹھ جائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے پیار و محبت کے جو مختلف لطیف رشتے عطا فرما رکھے ہیں اُن رشتوں کے ذریعے وہ سکینت حاصل کریں۔ جیسے خون کی نالیوں سے ہر طرف سے دل کو خون پہنچتا ہے۔ وہ دل بن جائیں اور ہر طرف سے محبت کا خون اُن تک پہنچے اور جسم کے ہر عضو کو اُن کی طرف سے سکینت کا خون پہنچے۔"

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 75)

......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ** نے 23/ اگست 2003ء کو جلسہ سالانہ جرمنی میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اس کی دیکھ بھال، صفائی، ستھرائی، ٹکاؤ، گھر کا حساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتا ہے اسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا"۔

......**حضرت اماں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی نصائح:**

......"اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو اُن سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔

......اگر کوئی کام اُن کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا، صاف کہہ دینا۔ کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

......کبھی اُن کے غصے کے وقت نہ بولنا۔ تم پر یا کسی نوکر پر یا کسی بچے پر خفا ہوں اور تم کو معلوم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور اُن کا غلطی پر ہونا اُن کو سمجھا دینا۔ غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

......ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی بُرائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی بُرائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔"

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم صفحہ 342)

......**حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی نصائح:**

"شادی کے بعد پہلے بیوی میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں بیوی کا غلام بنتا ہے"......(یہ کتنی حکمت اور عقل کی بات ہے کہ بیوی پہلے میاں کی فرمانبردار اور مطیع بنے گی تو میاں کا دل جیتے گی اور پھر میاں بیوی سے محبت کرے گا)

......میاں بیوی کی پرائیویٹ باتیں کبھی کسی سے نہ کرو۔ عورتیں اپنی سہیلیوں سے اور مرد اپنے دوستوں سے ایسی باتیں کرتے اور اپنی شیخی بگھارتے ہیں جو نہایت بُری اور نامناسب بات ہے۔

......میاں جب باہر سے آئے تو تیار رہو۔ جب باہر جائے جب بھی تمہارا حلیہ درست ہو تا کہ جب وہ تمہارا تصور کرے تو خوشکُن ہو نہ کہ بال پُھلائے ہوئے ایک بدبودار عورت کا۔

......غصے کے وقت میاں سے زبان مت چلاؤ۔ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شرمندہ کرو۔

......باہر سے آنے پر کبھی لڑائی نہ کرو خواہ تمہیں کتنا ہی غصہ ہو۔ ہر لحاظ سے آرام پہنچا کر بیشک بھڑاس نکالو۔

......میاں بیوی کمرے میں ہوں تو کبھی کسی بات پر چیخ نہ مارو۔ سننے والے کچھ کا کچھ سوچیں گے۔

......میاں بیوی کے رشتے میں جھوٹی اَنا نہیں ہونی چاہئے۔ اگر اپنی غلطی ہے تو میاں بیوی کو منا لے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔

❁......لڑ کر کبھی گھر سے جانے کی دھمکی نہ دو۔اگر غصہ میں آکر کہہ دیا اچھا جاؤ تو کتنی بے عزتی ہے اور میکے میں جا کر بیٹھنا تو اس وقت ہی ہے جب خدانخواستہ واقعی نہ جانا ہو۔ورنہ ایسی بات قدر کی بجائے بے عزتی کرواتی ہے۔

❁......کوئی کام میاں سے چھپ کر نہ کرنا۔جو بات چھپانے کو جی چاہے وہ ہرگز نہ کرنا۔اگر میاں کو پتہ چل جائے تو ساری عمر کے لئے بے اعتباری ہو جائے گی اور بے عزتی الگ۔

❁......میکہ کی بات سسرال اور سسرال کی بات میکہ میں نہ کرنا۔تمہارے دل سے تو وہ بات مِٹ جائے گی لیکن بڑوں کے دل میں گرہ پڑ جائے گی۔

(سیرت و سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صفحہ255-253)

❁......حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے ایک مکتوب سے اقتباس:

شوہر کی اطاعت اور خوشنودی حاصل کرنا تمہارا فرض ہونا چاہئے سوائے اُن امور کے جو خلاف شریعت اور رضائے مولیٰ کے خلاف ہوں۔

اُس کی خوشیوں میں خوشی سے شریک ہو۔اُس کے تفکرات کے اوقات میں اُس کی دلجوئی کرو۔اُس کی عزت، اُس کا مال، اُس کی اولاد یہ سب تمہارے پاس اُس کی امانت ہوں گی۔اُن امانتوں کی حفاظت کرنا تاکہ خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوسکو۔اُس کے عزیزوں کو اپنا عزیز اور اس کے والدین کو اپنا والدین جاننا۔ہر فتنہ انگیز بات سے بچنا اور شکایت کبھی نہ کرنا۔دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ طلب کرتی رہنا''۔

(سیرت و سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صفحہ25)

❁......اب ذیل میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وہ دعائیہ نظم لکھی جاتی ہے جو آپ نے اپنی صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر تحریر فرمائی۔یہ ہر رخصت ہونے والی بچی کے والدین کے جذبات کی بہت عمدہ طور پر ترجمانی کرتی ہے۔

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو
ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
ہر ایک دو جہان کی نعمت نصیب ہو
علم و عمل نصیب ہو ، عرفان ہو نصیب
ذوقِ دعا و حسن عبادت نصیب ہو
محمود عاقبت ہو ، رہے زیست بامراد
خوشیاں نصیب، عزت و دولت نصیب ہو
ہو رشک آفتاب ، ستارہ نصیب ہو
آپ اپنی ہو مثال ، وہ قسمت نصیب ہو
نورِ جمیل ''نور'' دل و جاں میں بخش دے
اس کے کرم سے چاند سی طلعت نصیب ہو
ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو
بس ایک درد ہو کہ رہو جس سے آشنا
محبوب جاوداں کی محبت نصیب ہو
ہر وقت دل میں پیار سے یاد خدا رہے
یہ لذت و سرور یہ جنت نصیب ہو
تسخیرِ خَلق خُلق محبت سے تم کرو
ہر ایک سے خلوص و محبت نصیب ہو
اقبال ''تاج سر'' ہو تیرے ''سر کے تاج'' کا
اس کو خدا و خلق کی خدمت نصیب ہو
نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ہاتھوں سے جن کے دین کو نصرت نصیب ہو
ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیا
عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو
راضی ہوں تم سے مَیں ۔مرا اللہ بھی رہے
اس کی رضا کی تم کو مسرت نصیب ہو
افضل ہمارے حکم کو تم جانتی رہیں
دنیا و دیں میں تم کو فضیلت نصیب ہو
راحت ہی مَیں نے تم سے بہر طور پائی ہے
تم کو بھی دو جہان میں راحت نصیب ہو
گھر تھا صدف تو تم دُرِ خوش آب و بے بہا
اس سے بھی بڑھ کے دولت عصمت نصیب ہو
کھٹکا نہ کوئی فعل تمہارا مجھے تمہیں
آرام قلب و جان و سکینت نصیب ہو ۔
حافظ خدا رہا مَیں رہی آج تک امیں
جس کی تھی اب اسے یہ امانت نصیب ہو

(درعدن)

❁......**حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ** نے اپنی بیٹی کے رخصتانہ کے موقع پر ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

''بیٹی آپ ایک نئے دور میں داخل ہورہی ہو۔اللہ کرے کہ یہ دور پہلے سے زیادہ پرسکون ہو۔لیکن جب انسان ایک دور کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوتا ہے تو اس میں کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ابتدا کی معمولی سی لغزش اکثر اوقات ساری عمر کی پشیمانی کا موجب ہو جاتی ہے۔اس لئے نئے دور میں قدم رکھتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔اب تمہارا بہت سے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔بعض افراد کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار محبت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے ان کے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔

تم کو اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ نکمّا اور بیکار آدمی دوسروں کی نظر میں بالکل گر جاتا ہے۔اس لئے کام کرنا اور خدمت کرنا اپنا شیوہ بنا لو۔اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔

انسان کی حالت دنیا میں ایک جیسی نہیں رہتی۔تنگی ترشی دونوں پہلو لگے ہوئے ہیں۔تنگی میں صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے اللہ کی نصرت صبر شکر کے ساتھ طلب کرتے رہو اور ایسی حالت میں اپنے میاں کے لئے امن اور تسکین کا فرشتہ بنی رہو۔اپنے مطالبات سے اس کو کبھی تنگ مت کرو یہاں تک کہ اس کا فضل آجائے۔لیکن ایسی حالت میں ایسی قناعت نہیں کرنی چاہئے کہ دونوں بے کار ہو کر بیٹھے رہو۔خود بھی اور میاں کو بھی خدا کے آگے جھکائے رکھو اور کام کرنے اور محنت کرنے کی ترغیب اُن کو دیتی رہو۔''

(مصباح اپریل 2001صفحہ9-8)

❁......**نصائح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ:**
آپ اپنی بیٹی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہؓ (چھوٹی آپا) کی شادی پر نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''بیوی کا پہلا فرض ہے کہ جب وہ خاوند کے گھر جائے تو اس کی مرضی پہچاننے کی کوشش کرے اور اس کی طبیعت اور مزاج کا علم حاصل کرے۔پھر اگلا مرحلہ یعنی خاوند کو راضی رکھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

مگر بعض باتیں ایسی ہیں جو عموماً خاوند کی تکلیف کا باعث بنتی ہیں اُن سے احتراز کرنا چاہئے وہ باتیں یہ ہیں۔

ایک بات یہ ہے کہ بیوی اکثر خرچ کے لئے تقاضا کرتی ہے۔خرچ حکمت سے لینا چاہئے نہ کہ تقاضا اور تنگ کر کے اور جب خاوند کے پاس روپیہ موجود نہ ہو اُس وقت مطالبہ کرنا اُس کو تکلیف دینا ہے۔

ایک بات یہ کہ بیوی اکثر اوقات بد مزاج یا خاموش رہے اور جب خاوند گھر آئے تو اُسے سچے دل سے خوش آمدید نہ کہے یا اس کی بات کاٹے یا ایسے الفاظ لوگوں کے سامنے کہے جس میں خاوند کی کسی قسم کی تحقیر ہو یا بہت نخرے کرے اور ناز برداری کی خواہش رکھے اُس کی خیر خواہی کی بات نہ مانے مثلاً اگر وہ کہے کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ تو جواب دے کہ مجھے بھوک نہیں۔وہ کوئی دوا تجویز کرے تو کہے کہ یہ مجھے مفید نہیں ہوگی مَیں استعمال نہ کروں گی۔وہ کوئی کپڑا یا تحفہ لائے تو اُسے حقارت سے دیکھے۔غرض ایسی بیسیوں چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں بیبیاں اکثر فیل ہو جاتی ہیں اور اپنی زندگی کو تلخ کر لیتی ہیں۔

بحث کرنا اور مخالف جواب دینا یہ خاوند کے دل سے بیوی کی محبت کو اس طرح اُڑا دیتا ہے جس طرح ربڑ پنسل کے لکھے کو۔اور یہ عادت آج کل کی تعلیم یافتہ لڑکیوں میں بہت ہے۔

مریم صدیقہ! صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت اگر ہمیشہ کرتی رہو گی تو تمہارے دل میں ایک نور پیدا ہوگا۔

جس بی بی کو گھر کی صفائی، پکانا، سینا اور خانہ داری آتی ہے وہ خاوند کو زیادہ خوش رکھ سکتی ہے۔بہ نسبت اُس کے جو نکمّی ناولیں یا قصے ہی پڑھتی رہتی ہے یا اپنے بناؤ سنگھار میں لگی رہتی ہے۔

بے قراری کا اظہار ایک معیوب بات ہے۔صبر ایک اعلیٰ خُلق ہے خصوصاً عورتوں کے لئے۔اور بھوک، بیماری، درد اور اذیّت پر صبر کرنا صدق، تقویٰ اور ایمان کی علامت ہے۔''

(مصباح جولائی 2004صفحہ16-15)

❁......ایک دیہاتی عرب ماں امامہ بنت حارث نے اپنی بیٹی کی رخصتی کے موقع پر اسے درج ذیل نصائح کیں۔

''اے میری پیاری بیٹی ! تو اس ماحول سے جدا ہو رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی اور جس گھونسلے میں تو پروان چڑھی۔اسے پیچھے چھوڑ کر تو ایک ایسے گھونسلے کی طرف جا رہی ہے جس سے تو نا آشنا ہے اور ایک ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے تو مانوس نہیں۔وہ تیرا مالک بن کر تیرا نگران اور سرتاج بن گیا ہے۔پس تو اس کی لونڈی بن جا وہ تمہارا غلام بن جائے گا۔

اے میری پیاری بیٹی! تو مجھ سے چند نصیحتیں پلّے باندھ لے۔ یہ تیرے لئے قیمتی اندوختہ اور باعث شرف ہوں گی۔

❁......خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔

❁......خوش دلی سے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا ہمیشہ تمہارا طرز عمل ہو۔

❁......اس کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔

❁......اس کی نفرت و کراہت کے مواقع کا بغور جائزہ لینا۔ تیری کسی بدصورتی پر اس کی نگاہ نہ پڑے۔اور جسم سے وہ ہمیشہ پاکیزہ خوشبو ہی سونگھے۔

❁......اس کے کھانے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا۔

❁......اس کی نیند و آرام کے دوران ماحول پرسکون رکھنا، کیونکہ بھوک کی گرمی انسان کو مشتعل کر دیتی ہے اور نیند کا لطف خراب کرنا ناپسندیدگی کا موجب ہوتا ہے۔

❁......اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا۔

❁......اس کی ذات، اس کے لواحقین، اس کے بچوں کا خیال رکھنا اور ان کی طرف پوری توجہ دینا۔کیونکہ مال کی حفاظت کرنا تیری بہترین عزت افزائی کا باعث ہوگا اور بچوں اور اس کے متعلقین کی طرف توجہ دینا تیرے حسن انتظام و سلیقہ شعاری پر دلالت کرے گا۔

❁......اس کا بھید یا راز ہرگز فاش نہ کرنا۔

❁......اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ اگر تُو نے اس کا راز فاش کیا تو پھر تُو اس کی بے وفائی سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھ۔اسی طرح اگر تُو نے اس کی نافرمانی کی تو تُو اُس کے سینہ کو غصہ سے بھر دے گی۔

❁......اگر تُو اسے غمزدہ دیکھے تو اس کے سامنے خوشی کے اظہار سے احتراز کر کیونکہ یہ بات تیری کوتاہی سمجھی جائے گی۔اسی طرح جب وہ خوش ہو تو اُس کے سامنے افسردہ ہونے سے پرہیز کر۔کیونکہ اس طرح تو اُس کی خوشی کو بے لطف بنا دے گی۔

❁......تو جتنا زیادہ اس سے اتفاق رائے اور اس کے مزاج سے موافقت اختیار کرے گی اتنا ہی زیادہ وہ تیرا ساتھ دے گا۔تُو جان لے کہ اپنی پسندیدہ خواہش کو تب ہی پا سکے گی جب تُو اپنی پسند اور ناپسند کو چھوڑ کر اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر اور اس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے گی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر و برکت کو مقدّر کردے''۔آمین

❁❁❁❁❁❁

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

خلفاء احمدیت کے
آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کے انداز اور نمونے

حافظ محمد ظفراللہ۔ ربوہ

آنحضرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا“۔ آپؐ خود بھی فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اس کے نفس اور اس کے گھر والوں سے بھی زیادہ اسے محبوب نہ ہو جاؤں۔ اس آیت اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی محبت دراصل ایک ہی ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں جن انعامات کا ذکر ملتا ہے اگر کوئی وجود ان میں سے کسی انعام کا حامل ہو جائے تو منطقی دلیل کے تحت یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ پاک وجود اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں نہاں اور سچا اطاعت گزار ہے۔ پس ہمارے نہایت پیارے خلفاء احمدیت کے عشق رسول ﷺ کی اس سے بڑھ کر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کے سچے عاشق تھے۔ آپ کے خلفاء کا عشق بھی دراصل آپؐ کے فیض سے ہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عشق رسول ﷺ سے کون ناآشنا ہے۔ آپ کے قول و فعل سے رسول کریم ﷺ کی سنت کی اتباع جھلکتی ہے۔ کیا سفر، کیا حضر، کیا محفل، کیا تنہائی سب ہی جگہ تو دست با کار دل بایار ہوتا تھا۔ آپ آنحضرت ﷺ کے عشق میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

”مجھے اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے اور آپ کی عظمت کا علم بھی مجھے دیا گیا ہے“۔

اس زمانہ کے امام یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کسے ایک شخص کی پہچان ہو سکتی ہے۔ آپ کو بھی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے عشق رسول سے آگاہی تھی۔ چنانچہ ایک ہندو نے جب اسلام قبول کیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مولوی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب آپ اسے اسلام کی تلقین کریں۔

پھر سچی محبت اور سچے عشق میں محبوب سے تعلق رکھنے والی ہر چیز محبوب ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ عربی زبان سیکھنے کا ذکر آیا۔ حضرت نے فرمایا:

”لوگ کہتے ہیں عربی سے کیا ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں عربی سے قرآن شریف آتا ہے۔ عربی سے محمد رسول اللہ ﷺ کی باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ عربی سے ابوبکرؓ و عمرؓ و تبع تابعین کی قدر کو پہچانا جاتا ہے“۔

ایک اور جگہ فرمایا:

”مَیں اکثر اوقات ...... بے اختیار نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا کرتا ہوں“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی زندگی کا ہر لحظہ، ہر ساعت، ہر دن، ہر ہفتہ، ہر مہینہ، ہر سال غرضیکہ ساری کی ساری زندگی نبی کریم ﷺ کی پاک سنت کی اتباع میں گزری۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

اب خاکسار حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کرتا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے موعود فرزند اور مصلح عالم تھے۔ آپ کو تو محبت رسول گویا گھٹی میں ملی۔ جس گھر میں آنکھ کھلی اس گھر میں ہر سُو عشق رسول کی باتیں اور محبت الٰہی کے نظارے تھے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”......محمد ﷺ کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے۔ وہ میری جان ہے، میرا دل ہے، میری مراد ہے، میرا مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں، وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اس کا قرب نہ تلاش کروں“۔

(سوانح فضل عمر جلد5 صفحہ362)

پھر فرماتے ہیں:۔

”میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریمؐ کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو“۔ (الموعود صفحہ 67,66)

پھر آپ اپنی تقریر آنحضرتؐ اور امن عالم میں بیان فرماتے ہیں:۔

”دو سال کے قریب کی بات ہے میں کراچی گیا تو وہاں ایک دن کچھ ایسی ہوا چلی جو عرب کی طرف سے آ رہی تھی۔ معاً اس ہوا نے میرے دل میں ایک حرکت پیدا کر دی اور مَیں نے کہا یہ ہوا ادھر سے آ رہی ہے جہاں رسول کریم ﷺ رہا کرتے تھے۔ پھر مَیں انہی خیالات میں محو ہو گیا اور اس وقت آپ ہی آپ ایک دو شعر میری زبان پر جاری ہو گئے جن کو اسی وقت میں نے لکھ لیا۔ ان اشعار میں سادہ الفاظ میں اپنے جذبات کا میں نے اظہار کیا ہے، شاعرانہ تعلیاں نہیں۔ بعد میں چونکہ میں اور کاموں میں مصروف ہو گیا اس لئے میں نے جس قدر اشعار کہے تھے اسی قدر رہے اور ان میں اضافہ نہ ہو سکا۔ بہرحال جب وہ ہوا آئی تو میں نے کہا۔

سمندر سے ہوائیں آ رہی ہیں
مرے دل کو بہت گرما رہی ہیں
عرب جو ہے مرے دلبر کا مسکن
بوئے خوش اس کی لے کر آ رہی ہیں
بشارت دینے سب خورد و کلاں کو
اچھلتی کودتی وہ جا رہی ہیں“

(انوارالعلوم جلد15 صفحہ191)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ذات بابرکات کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو آپ بھی عشق نبوی ﷺ میں فنا نظر آتے ہیں۔ آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی آپ کے اسوہ کی پیروی فرماتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”یہ جمعہ اور اس کے بعد کا جو جمعہ ہے وہ جلسہ کے جمعے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے مہمان ہمارے لئے خوشیوں اور برکتوں کے سامان لے کر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کے متعلق احادیث میں بیان ہوا ہے کہ آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے...... گویا مسکرانا سنت نبوی ہے۔ اسی واسطے مَیں نے پہلے بھی متعدد بار کہا ہے کہ مجھے بھی اور مجھ سے پہلوں کو بھی بڑے مصائب اور پریشانیوں میں سے گزرنا پڑتا رہا ہے۔ مگر ہماری مسکراہٹ کوئی نہیں چھین سکا۔ جب جماعت نسبتاً چھوٹی تھی۔ اس چھوٹی سی جماعت کو بھی اور اب جبکہ جماعت نسبتاً بڑی ہو گئی ہے (دنیا کے لحاظ سے تو یہ اب بھی چھوٹی ہے) اس نسبتاً بڑی جماعت کو بہت سی پریشانیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہماری مخالفتیں ہوتی ہیں۔ ہمیں تنگ کیا جاتا ہے اور قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ہمارے خلاف منصوبے باندھے جاتے ہیں“۔

(خطبات ناصر جلد چہارم صفحہ571)

دست با کار دل بایار کی ایک نمایاں مثال آپ کی سیرت میں یوں بیان ہوئی ہے کہ کسی صاحب نے آپ کی کوٹھی پر متعین پٹھان چوکیدار یا ملازم سے آپ کے شب و روز کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ آپ کا کیا پوچھتے ہیں۔ آپ تو سارا دن کام کر کے سخت تھک جاتے ہیں رات گئے تک کام کرتے رہتے ہیں اور پھر ڈرائنگ روم میں تہجد ادا کرتے ہیں اور مناجات کرنے اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے کی آوازیں باہر تک آتی ہیں۔ ذکر الٰہی کی آپ کو شروع سے ہی عادت تھی۔ اکثر اوقات آپ ایک طرف کاغذات پر دستخط فرما رہے ہوتے اور دوسری طرف دل میں خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کر رہے ہوتے اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام بھیج رہے ہوتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ اس امر کا اظہار آپ نے خلافت کے دوران ایک جلسہ سالانہ پر بھی کیا تھا اور فرمایا تھا کہ آپ نے ایک بار پاس کھڑے ہوئے ہیڈ کلرک جنید ہاشمی صاحب کو بھی تحریک کی تھی کہ وہ کاغذات لے کر کھڑے ہیں اور دستخطوں کے دوران وہ بھی ذکر الٰہی کریں۔ (حیات ناصر صفحہ217)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

اب ہم قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت طیبہ میں سے کچھ فیض حاصل کرتے ہیں۔

آپ کے نبی کریم ﷺ سے عشق سے پُر ان الفاظ سے بڑھ کر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے کہ فرمایا:

”جب آنحضرت ﷺ کی بعثت ہوئی تو ساری دنیا کی کل قیمت ایک وجود یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقابل پر آپؐ کی جوتی کی خاک کے برابر بھی نہیں تھی۔ وہ ایک ہی وجود تھا جو اس دنیا میں خدا کا قائمقام تھا اور وہ ایک ہی وجود تھا جس کی خاطر ساری کائنات کو قربان کر دیا جاتا تو عرش الٰہی میں ایک ذرا سا بھی ارتعاش پیدا نہ ہوتا“۔

آپ کا آنحضرت ﷺ سے عشق کا انداز ہی نرالا تھا۔ کبھی تو آپ جذباتی کیفیت میں حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرت کے پہلوؤں کی طرف توجہ دلاتے دکھائی دیتے ہیں تو کبھی فرط جذبات اور شدت عشق کے باعث آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں۔ بارہا آپ کی آواز اس نبی اُمّی ﷺ کی سیرت بیان کرتے ہوئے بھرّا جاتی تھی۔ آپ تو گویا عشق رسول میں اپنی ذات کو محو کر چکے تھے۔ چنانچہ جب حمد یہ کلام علیک الصلوٰۃ علیک السلام جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھا گیا تو آپ نہایت وارفتگی کے عالم میں نبی کریم ﷺ پر یہ درود گنگناتے رہے۔

اپنی تقریر ”نبی کریم ﷺ کی قوت قدسیہ“ میں آپ فرماتے ہیں:۔

”وہی ہمارا آقا ہمارے دل و جاں سے زیادہ پیارا آقا جس کا جمال جمال خداوندی کے بعد اپنی ہر شان میں بے مثال تھا۔ وہ جس کے عکس رخ کی تاثیر سے چہروں کے نقوش جلد جلد اپنی ہیئت بدلنے لگتے تھے اور دیکھتے دیکھتے جمال کے قالب میں ڈھل جاتے تھے۔ وہ حسینان عالم کو شرمندہ کرنے والے حسن جس کے مقابل پر حسن یوسف کی شمع بے نور دکھائی دینے لگی اور جس کے پرتو نے ہزاروں چہروں کو حسن یوسف عطا کیا۔ دنیا و مافیہا اس پر نثار، جان و دل اس پر فدا ہوں اس کے تو ذکر سے روح اہتزاز کرتی ہے اور جان فدا ہونے کو بے قابو ہوئی جاتی ہے۔ اے میرے آقا! سن کہ بے اختیار دل کی پنہائیاں تجھے پکارتی ہیں کہ

اے شاہ مکی و مدنی، سید الوریٰ
تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلام در ہوں، ترا ہی اسیر عشق
تو میرا بھی حبیب ہے، محبوب کبریا
تیرے جلو میں ہی مرا اٹھتا ہے ہر قدم
چلتا ہوں خاک پا کو تری چومتا ہوا
تو میرے دل کا نور ہے اے جان آرزو
روشن تجھی سے آنکھ ہے اے نیر ہدیٰ
ہیں جان و جسم سو تری گلیوں پہ ہیں نثار
اولاد ہے سو وہ ترے قدموں پہ ہے فدا
تو وہ کہ میرے دل سے جگر تک اتر گیا
میں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترے سوا“

ان تمام باتوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ عشق محمدیؐ کا جام دراصل حضرت مسیح موعودؑ کے فیض سے ہے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

”آنحضورؐ کی ان حسین اداؤں پر جب نظر پڑتی ہے تو دل سینے میں اچھلتا اور فریفتہ ہونے لگتا ہے اور بے اختیار دل سے یہ آواز اٹھتی ہے کہ ہماری جانیں ہمارے اموال ہماری اولادیں تیرے قدموں کے نثار، ان گلیوں کے نثار جو خوش بختی سے تیرے قدم چھوتی تھیں۔ اے اللہ کے رسول! تجھ پر لاکھوں درود اور کروڑوں سلام! اے وہ کہ جس کے حسن و احسان کا سمندر بے کنارا اور اتھاہ اور لافانی ہے۔ اے اللہ کے رسول! تجھ پر لاکھوں درود اور کروڑوں سلام۔ زمین و آسمان کے واحد و یگانہ خدا کی قسم! زمین و آسمان میں اس کی تمام مخلوق میں تو واحد اور یگانہ ہے۔ تجھ سا نہ کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا“۔

(غزوات النبیؐ میں خلق عظیم غزوہ احد 1979ء۔ تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت صفحہ366)

پھر فرمایا: ”وہ جو ساری دنیا کی روحوں کو بچانے کے لئے آیا تھا جس نے ہم سب کی روحوں کو بچایا ہے۔ ہم اور ہمارے باپ دادے اور ہماری نسلیں ہمیشہ اس کی غلامی میں جھکی رہیں تب بھی اس کے احسانات کا بدلہ نہیں ادا کر سکتیں۔ وہ نور کامل جس نے بنی نوع انسان کو اندھیروں سے نکالا اور روشنی عطا کی۔ وہ جو سب دنیا کا محسن بنا اور محسن بنے گا۔ وہ جس کے در پر ایک نہ ایک دن ساری بنی نوع انسان لازماً حاضر ہوگی اور اس کی توفیق سے اور اس کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رشد و ہدایت پائے گی۔ صرف ایک روح کے بچنے پر اس پیکر رحمت کے دل کی یہ کیفیت ہے اور اس پر اظہار شکر کا یہ عالم ہے کہ بار بار کہتے ہیں الحمدللہ، الحمدللہ خدا نے مجھے ایک روح کو بچانے کی توفیق عطا فرمائی اور بچنے کے بعد اس بچے کو وقت کون سا میسر آیا؟ بس کلمہ پڑھا اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔ صرف اتنی سی ہدایت تھی۔ صرف ایک لمحہ کی ہدایت تھی لیکن اس پر آنحضور ﷺ عبد شکور بنتے ہوئے اپنے رب کے حضور جھک جاتے ہیں۔

یہ ہیں ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰؐ جن کی غلامی کا ہم نے دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ ہیں بصیرتوں کے منبع اور ماویٰ اور مجمع۔ اب آپؐ سے سارے نور پھوٹیں گے جو خدا کی طرف لے جائیں گے“۔

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ101,100)

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾(التوبۃ:18)

سیرالیون میں مختلف مساجد کے افتتاح کی بابرکت تقاریب

(رپورٹ:رضوان احمد افضل ۔مبلغ سلسلہ ، سیرالیون)

لونسر ریجن میں افتتاح مسجد اور مسجد کا سنگ بنیاد

سیرالیون کے ناردرن صوبہ کے ریجن لونسر میں جماعت نے حال ہی میں Masathlay کے مقام پر ایک چھوٹی مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔وہاں کے مبلغ مکرم ضیاءاللہ ظفر صاحب نے مسجد کے افتتاح کی ایک سادہ مگر پروقار تقریب کا اہتمام کیا۔مورخہ 23 مئی 2009ءکو محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ سیرالیون اس تقریب میں شمولیت کے لئے فری ٹاؤن سے تشریف لے گئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں شاملین کو مسجد کے آباد کرنے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ سے مثالیں دے کر وضاحت کی کہ اس کی آبادی علاقے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ہمیں اپنے بچوں کو بھی مسجد کے ساتھ وابستہ کرنا چاہئے۔اس کے بعد آپ نے دعا کے ساتھ مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

لونسر شہر میں جان سٹریٹ کے علاقہ میں ایک مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔یہاں ایک پرانی مسجد تھی اس کی جگہ نئی مسجد کے لئے سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔یہ مسجد نمازیوں سمیت چند سال قبل احمدی ہوگئی تھی۔مسجد بہت پرانی اور خستہ حال تھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ازراہ شفقت منظوری سے امسال یہاں مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ان دونوں تقاریب میں علاقے کے با اثر احباب نے شرکت کی جن میں چیفڈم سپیکر اور سیاسی لیڈر بھی شامل تھے۔ سب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی ملک وقوم کے لئے خدمات کا دل کھول کر اعتراف کیا اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔مہمانوں کے علاوہ ان تقاریب میں سو سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی۔

روکونڈو اور سونگولوکو میں مساجد کے افتتاح

روکونڈو سیرالیون کی بہت پرانی جماعتوں میں سے ہے۔یہاں کے پیراماؤنٹ چیف بھی احمدی ہوا کرتے تھے اب وہ فوت ہو چکے ہیں ۔ بہت ہی مخلص احمدی تھے۔امسال روکونڈو اور اس کی ہمسایہ جماعت سونگولوکو میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔یہاں کے لوکل مشنری مکرم عبدالکریم بنگورہ صاحب نے ان مساجد کے افتتاح کی تقاریب کا اہتمام کیا۔اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے اردگرد کی احمدی جماعتوں سے بھی نمائندگان تشریف لائے ۔مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب فری ٹاؤن سے اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے گئے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم امیر صاحب نے ان دونوں جماعتوں کو ان کی پرانی روایات کی یاددہانی کروائی اور انہیں بتایا کہ ان کے آباؤاجداد نے احمدیت کو قبول کیا اور نہایت اخلاص سے پھر جماعت کی خدمت بھی کی۔آپ لوگوں کو بھی آگے آنا چاہیے اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لینا چاہیے۔آپ نے احباب جماعت کو نمازوں کی ادائیگی اور چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔نماز جمعہ کے ساتھ مسجد کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اس تقریب میں 200 سے زائد احباب نے شرکت کی۔روکونڈو کے اردگرد 20 دیہات میں ہماری جماعتیں قائم ہیں ۔اس پروگرام کے اختتام پر سب مقامی جماعت نے کھانا تیار کر کے تمام مہمانوں کی خدمت میں پیش ہے۔

افتتاح مسنگبی مسجد

مسنگبی کے مقام پر خدا کے فضل سے ہمارا سیکنڈری اور پرائمری سکول ہے۔سیرالیون کی خانہ جنگی سے قبل یہاں جماعت کا ہسپتال بھی تھا اور مسجد بھی۔مگر خانہ جنگی کے دوران ہسپتال اور ڈاکٹر صاحب کی رہائش جلا دی گئی تھی۔ مسجد ویران ہو کر کھنڈر بن گئی۔گزشتہ سال مکرم نصیر خان صاحب آف کینیڈا نے جو کہ مسنگبی سکول میں بطور مشنری ٹیچر خدمات انجام دے چکے ہیں نے مسجد کی مرمت وغیرہ کی ذمہ داری اٹھائی اور اس کی مرمت کا کام شروع ہوا۔اس کے بعد مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ جو سیرالیون میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں نے اس مرمت کے کام کی تکمیل کے لئے رقم بھجوائی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مکرم امیر صاحب سیرالیون اس مسجد کی Renvation کی تکمیل کے بعد اس کے افتتاح کے لئے فری ٹاؤن سے مسنگبی تشریف لے گئے۔افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے دورونزدیک کی جماعتوں سے 200 احباب نے شرکت کی۔تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم امیر صاحب سیرالیون نے اپنے خطاب میں مسجد کی مرمت کے کام کے لئے رقم بھجوانے والے دونوں احباب کا شکریہ ادا کیا اور احباب جماعت کو ان دونوں احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کا کہا۔آپ نے مسنگبی جماعت کو تلقین کی کہ اللہ کے گھر کو آباد رکھیں اور مسجد کی آبادی کو بڑھائیں۔مسجد کے قیام سے اپنی جماعت کو اب مضبوط بنائیں ۔دعا کے ساتھ محترم امیر صاحب نے مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

Rorinka مسجد کا افتتاح

دارالحکومت فری ٹاؤن سے ناردرن صوبہ کے صوبائی دارالحکومت مکینی جانے والی مین ہائی وے پر یہ نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔اس مسجد کی تعمیر کے اخراجات مکرم شیخ محمد امجد صاحب آف یوکے نے ادا کئے۔مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مبلغ سلسلہ مکینی نے اس مسجد کی تعمیر کی نگرانی کی اور بہت کم عرصہ میں بہت خوبصورت مسجد کی تعمیر مکمل کی۔

مکرم فرخ صاحب نے اس مسجد کے افتتاح کی ایک سادہ مگر پروقار تقریب کا اہتمام کیا اور مکرم امیر صاحب سیرالیون کو اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کی دعوت دی۔مکرم امیر صاحب نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شمولیت فرمائی اور احباب جماعت کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد لوکل مشنری مکرم شیخو الفا کروما نے امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو پیشگوئیاں ان کی روشنی میں احباب جماعت کو تفصیل سے اس مسئلہ کو سمجھایا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں تمام دورونزدیک سے آئے ہوئے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا جو لمبا سفر کر کے اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کے لے آئے۔

آپ نے مسجد کے لئے رقم مہیا کرنے والے دوست کے لئے بھی احباب جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی۔آپ نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مساجد امن کا نشان ہیں۔ مسجدوں کے ذریعہ امن کا پیغام ہر خاص و عام تک پہنچنا چاہیے۔مسجدوں کی آبادی کی طرف خصوصیت سے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی ہوگی۔ ہر فرد جماعت کو اپنے اپنے گھر ااور اردگرد کے ماحول میں اس بارے میں مساعی کرنا ہوگی ۔اسی طرح ہم اپنی زندگی کے اولین مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کو پاسکتے ہیں۔

مکرم امیر صاحب سیرالیون نے دعا کے ساتھ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔تقریب کے اختتام پر تمام شاملین جن کی تعداد 200 سے زائد تھی کھانا پیش کیا گیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد اور پروگراموں کے ذریعہ جماعت کے پیغام کو احسن رنگ میں ہر ایک فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ان مساجد سے عبادالرحمٰن پیدا ہوں

سیرالیون میں کینیما کے مقام پر
احمدیہ ہسپتال کا شاندار افتتاح

(رپورٹ: سعیدالرحمن۔ امیر جماعت احمدیہ سیرالیون)

سیرالیون کے تیسرے بڑے شہر کینیما میں ایک ہسپتال کی بہت بڑی عمارت 25 سال کی لیز پر لی گئی ہے۔اس عمارت کو لیز پر لینے کے بعد اس کی مرمت کا کام کروایا گیا ۔اور مکرم مبارک احمد صاحب طاہر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے دورہ سیرالیون کے دوران اس ہسپتال کے افتتاح کا پروگرام بنایا گیا۔

افتتاحی پروگرام میں شرکت کے لئے باثر لوگوں کو دعوت دی گئی جن میں بعض وزراء کے حکومتی نمائندوں میں سابق صدر مملکت سیرالیون Mr. Tejan Kabba شامل ہیں۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس تقریب میں 250 سے زائد مرد وخواتین شامل ہوئے ۔اس تقریب کے موقع پر سابق صدر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت ملک بھر میں مسلسل ترقیاتی کاموں میں مصروف ہے۔جن میں سے آج ایک ہسپتال بھی شامل ہے جس کا مقصد کینیما کے لوگوں کو ایک بہترین ہیلتھ سروس مہیا کرنا ہے۔آپ نے کینیما کے لوگوں کو بھی ترغیب دلائی کہ وہ ہسپتال کی انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور اس منصوبے کو کامیاب بنائیں۔

ریذیڈنٹ منسٹر ایسٹ نے اپنے بیان میں کہا کہ احمدیہ جماعت نے بڑی تیزی کے ساتھ لوگوں کو بنیادی ضروریات مہیا کرنے کے کام میں لگایا ہوا ہے۔اور قوم وملک کی بڑی خدمت کر رہی ہے۔

افتتاحی تقریب کے بعد مہمانوں کو ہسپتال کے مختلف حصے دکھائے گئے جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

یہ ہسپتال 100 بیڈز کا ہے۔ابتدائی طور پر صرف 20 بیڈز کے ساتھ اس کا آغاز کیا جا رہا ہے ۔ہسپتال میں بیک وقت کئی ڈاکٹروں کے کام کرنے کی گنجائش موجود ہے۔کینیما اور اردگرد کے علاقوں کے لئے یہ واحد اچھا ہسپتال ہے اس لئے لوگوں کو اس سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو یہاں کی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس ہسپتال کو جماعت کی نیک نامی اور لوگوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

آقا و غلام

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق مبلغ انچارج جرمنی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے مکرم میاں محمد محمود صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا بہت خیال رکھتے تھے اور ان کے ساتھ بہت عزت اور احترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ان کو دعا کے لئے بھی کہا کرتے تھے۔ اور ایک دفعہ نماز پڑھانے کے لئے بھی کہا۔ اگر سوال و جواب کی محافل میں ایسے سوال ہو جاتے کہ جن کا فوراً حوالہ ذہن میں نہ آتا تو مولوی صاحب سے پوچھ لیتے کہ کیوں مولوی صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔

مکرم محمد منور عابد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ مولوی صاحب سے بڑی محبت اور پیار کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ اور خاص طور پر جب ان کی دوبارہ شادی ہوئی اور حضورؒ دورے پر آئے تو ایک دفعہ کھانے کے دوران آپؒ نے باقاعدہ ایک پلیٹ میں کھانا ڈال کر مولوی صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ دولہا میاں کو دے دیں۔ اسی طرح عطاء اللہ کلیم صاحب کا بھی خلافت سے عشق اور اطاعت و وفا میں بڑا مقام تھا۔

بابرکت زندگی

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم منیرالدین احمد صاحب (سابق انچارج مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ) اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ احباب جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو خلیفہ بننے سے پہلے بھی اپنے بچوں کے رشتوں کے لئے بھی درخواست کرتے تھے۔ یہ سلسلہ خلیفہ بننے کے بعد بھی جاری رہا۔ خاکسار انچارج شعبہ رشتہ ناطہ تھا۔ اس سلسلہ میں قصر خلافت میں حاضر ہوکر رشتہ ناطہ کا کام حضورؒ کی ہدایات کے مطابق کرنے کا موقع ملتا رہا۔ حضورؒ کی خدمت میں تجاویز پیش کرتا۔ بعض کو مناسب سمجھ کر پسند فرماتے اور بعض کے متعلق ہدایات دیتے کہ مزید تحقیق کرکے تجویز بنائیں۔ فرماتے یہ رشتہ تجویز کرنے سے پہلے اگر ممکن ہو تو لڑکی لڑکے والوں کے گھر جاکر ان کے سٹینڈرڈ کا جائزہ لینا چاہئے۔ یہ بھی فرماتے کہ آپ نے صرف تجویز بتانی ہے ذمہ داری نہیں لینی۔

نفس مطمئنہ

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یادیں ایک نہ مٹنے والا سرمایہ ہیں۔ میں جب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم تھا تب آپؒ کو پہلی بار دیکھا۔ ایک بار جامعہ کی مجلس علمی میں زراعت کے بارہ میں آپؒ نے لیکچر بھی دیا۔

1982ء میں خلیفہ بننے کے بعد جب حضورؒ نے یورپ کا پہلا دورہ فرمایا تو جرمنی میں اجتماعی بیعت کے موقع پر مجھے اور مکرم منصور احمد خانصاحب امیر و مبلغ انچارج جرمنی کو اپنا اپنا ہاتھ حضورؒ کے ہاتھ پر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

1988ء میں حضورؒ مغربی افریقہ کے دورہ پر لائبیریا تشریف لائے، تو ایئرپورٹ پر صدر مملکت کی طرف سے وزیر تعلیم نے حضورِانور کا استقبال کیا۔ وزیر تعلیم نے مجھے بتایا کہ اُس نے جہاز کے کپتان کے ذریعہ His Holiness کو پیغام دیا ہے کہ جہاز کے اترنے کے بعد وہ ازخود باہر تشریف نہ لائیں بلکہ ہم جہاز کے اندر آکر ان کو Welcome کہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یادوں کی گھٹا

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم محمد منور عابد صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ 1990ء میں میرے جرمنی آنے کے بعد اسی سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ ایک گروپ ملاقات میں اپنی باری میں مَیں نے آنسو بہاتے ہوئے عرض کیا کہ حضورؒ میں فرینکفرٹ سے اڑھائی سو کلومیٹر دور ایلوانگن میں رہتا ہوں اور فرینکفرٹ میں واقع خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر میں خدمت کرتا ہوں۔ ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ حضورؒ نے فرمایا ''اگر دُور ہے تو واپس چلے جاؤ''۔ تب میری زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ حضورؒ آپ دعا کریں کہ ''اللہ میری توفیق بڑھادے۔'' میری یہ بات سن کر حضورؒ کا چہرہ تمتما اٹھا اور فرمایا اچھا اور پھر اپنی جیب سے ایک سرخ رومال نکالا اور دعائیں پڑھتے ہوئے وہ رومال مجھے عطا فرمایا۔

ایک دفعہ مشرقی جرمنی میں ایک تبلیغی میٹنگ تھی۔ وہاں حضورؒ کی رہائش گاہ پر ڈیوٹی کا موقع ملا۔ جب حضورؒ رہائش گاہ سے میٹنگ کے لئے نکلے تو خاکسار پر بھی نظر پڑی۔ اس وقت خاکسار کا حضورؒ سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو ہم ایڈوانس پارٹی میں واپس مسجد نور آ گئے اور میں دوبارہ دروازے پر ڈیوٹی پر موجود تھا۔ میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب حضورؒ اندر تشریف لائے تو فرمایا۔ اچھا! تم میرے سے پہلے پہنچ گئے۔

ایک میٹنگ میں جب حضرت صاحبؒ کو ایک دوست نے بتایا کہ ہم نے نوجوانوں کو بھی شامل کرنا شروع کیا ہے تاکہ یہاں Generation Gap نہ پیدا ہو تو حضورؒ نے فرمایا کہ کونسے Generation gap کی آپ بات کرتے ہیں۔ الٰہی جماعتوں میں کوئی Generation gap نہیں ہوا کرتے۔ حضرت صاحب نے 94 یا 95 میں اجتماع کے دوران خطبے میں ارشاد فرمایا۔ اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اس قابل ہوگئی ہے کہ ہر بوجھ اٹھا سکے۔

سپورٹس سے متعلق حضور انورؒ نے فرمایا کہ ان کا کھیلوں کا معیار ہی اچھا نہیں ہوا بلکہ جو کھلاڑی ہیں ان کا تربیتی معیار بھی بہت اچھا ہوا ہے۔ حضور انورؒ نے فرمایا کہ میں نے نوٹ کیا ہے کہ یہ جب گول کرتے ہیں یا جب مشکل وقت آجاتا ہے تو اس وقت بے ہودہ حرکات نہیں کرتے۔ اور فرمایا کہ کھیلیں صرف جسمانی ترقی کہ لئے نہیں ہوتیں بلکہ اس کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو کنٹرول کرنا سیکھے۔ حضور انورؒ کی تاکید تھی کہ اسپورٹس کے دوران ہومیوپیتھک دواؤں میں سے آرنیکا اور برائیونیا ہمیشہ موجود ہونی چاہئیں۔

ایک مرتبہ جب حضور اقدسؒ اجتماع میں شمولیت کے لئے جرمنی تشریف لائے تو مسجد نور پہنچنے پر امیر صاحب اور خاکسار حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اجتماع کے پروگراموں سے حضور اقدسؒ کو آگاہ کیا جاسکے۔ اس ملاقات کے دوران ایک خادم جوس اور تین گلاس ٹرے میں رکھ کر دے گئے۔ حضور اقدسؒ نے ازخود جوس والا جگ ٹرے سے اٹھایا اور ایک گلاس میں جوس ڈال کر محترم امیر صاحب جرمنی کو عطا فرمایا، پھر دوسرے گلاس میں جوس ڈالا اور خود نوش فرمایا۔ میں خاموشی سے آپؒ کے پہلو میں بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد حضورؒ نے اپنے گلاس میں مزید جوس ڈال کر ازراہ شفقت گلاس مجھے دیا اور فرمایا: ''اب یہ جوس تم پی لو۔''

مجھے نہیں یاد کہ خدمت کے دوران آپؒ نے مجھ سے کسی کام پر ناراضگی کا اظہار کیا ہو۔ آپؒ سے ملنے سے ایک ناقابل بیان سکون ملتا تھا۔ آپؒ کے پاس بیٹھنے سے دنیا کے سب خوف دور ہو جاتے تھے۔

ایوان خدمت جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1989ء میں جب تمام ممالک میں قائم ذیلی تنظیموں میں صدارت کے نظام کا اجراء کیا تو اس کے بعد ہر ملک میں ذیلی تنظیموں نے بہت زیادہ ترقی کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 90 کی دہائی کے آغاز میں فرینکفرٹ کے علاقہ بونامیس میں واقع دو کمروں پر مشتمل دفتر میں کام کیا کرتی تھی۔ اس میں جگہ کی تنگی کا احساس ہوا تو بڑے دفتر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اِس تحریک کے روح رواں نائب صدر خدام الاحمدیہ مبارک عارف صاحب تھے۔

سالانہ اجتماع 1991ء کے موقع پر نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں حضور انور نے نئے مرکز کی منظوری دی اور اس کا نام ایوان خدمت تجویز فرمایا۔ اس کی تعمیر کے لئے جرمنی کے خدام سے سات لاکھ مارک جمع کرنے منظوری دی اور اپنے اختتامی خطاب میں آپؒ نے اپنی طرف سے ایک ہزار مارک کا وعدہ فرماکر اِس تحریک کا اعلان فرمایا۔ حضورؒ کی خواہش تھی کہ جو جگہ خریدی جائے ''وہ جگہ کھلی اور وسیع ہونی چاہئے۔ جس میں نہ صرف یہ کہ multipurpose ہال تعمیر کیا جاسکے بلکہ ساتھ میں کھیل کے میدان بھی ہوں۔ گویا کہ ایک پورا کمپلیکس ہو۔ جس میں ہم اپنا سینٹر بھی بنا سکیں، کھیل بھی سکیں اور اگر ممکن ہو تو اجتماع بھی کرسکیں''۔ اِس میٹنگ کے موقع پر حضور رحمہ اللہ نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ خدمتِ خلق کے کاموں کو کبھی اِس لئے نہ کرو کہ تبلیغ ہوگی بلکہ بے لوث خدمتِ خلق کرو لیکن یہ لازمی بات ہے کہ آپ کی بے لوث خدمتِ خلق سے تبلیغ کی راہیں خودبخود کھلتی چلی جائیں گی۔

جب Offenbach میں ایوان خدمت کی عمارت خریدنی تھی تو اس عمارت کی قیمت 7 لاکھ 90 ہزار تھی۔ مجلس کے پاس صرف پانچ لاکھ اکٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ امیر صاحب کے مشورہ سے حضورؒ سے درخواست کی گئی کہ اگر حضورؒ اجازت دیں تو ہم مرکزی فنڈ سے رقم لے کر یہ جگہ خریدلیں۔ حضورؒ نے اس کا برا منایا اور فرمایا کہ مرکزی فنڈ سے خدام الاحمدیہ جرمنی کو ایک پائی بھی نہیں ملے گی، آپ اپنے فنڈ خود پیدا کریں۔ اس بات سے جہاں خدام کے حوصلے بلند ہوئے وہاں حضور انورؒ کی خدمت اقدس میں بار بار دعائیہ خطوط بھی لکھے گئے۔ یہ حضورؒ کی دعاؤں کا ہی فیض تھا کہ ہمیں وہ عمارت 5 لاکھ 90 ہزار میں ہی مل گئی اور حضور اقدسؒ نے اگست 1994ء میں اس کا افتتاح فرمایا۔

2001ء میں فرینکفرٹ میں جماعت احمدیہ جرمنی نے عمارت ''بیت السبوح'' خریدی جس میں دو ملحقہ عمارتیں موجود تھیں۔ بڑی عمارت میں 80 سے زائد دفاتر، دو سپورٹس ہال اور مسجد واقع ہے۔ جبکہ دوسرے حصہ میں 11 دفاتر، ایک ہال (طاہر ہال) اور ایک عدد رہائشی اپارٹمنٹ ہے۔ یہ عمارت ہمیں پرانے ایوان خدمت کے بدلہ میں ملی۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ جگہ بھی آئندہ چند سال میں چھوٹی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منشاء کے مطابق مجلس کو ایک بڑی جگہ خریدنے کی توفیق عطا ہو۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/ستمبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خدائے پاک رحماں کا یہ ہم پہ کتنا احساں ہے
عطا کی ہم کو وہ تعلیم جس کا نام قرآں ہے
اگر آتا نہ یہ قرآں بھٹک جاتے سبھی انساں
ہمارے واسطے لاریب، یہ شمع فروزاں ہے
ہدایت ہے خداوندی یہ پیغام الٰہی ہے
ہمارا یہ عقیدہ ہے ہمارا اس پہ ایماں ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

19th June 2009 – 25th June 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 19th June 2009

00:00 MTA World News, Tilawat & MTA News
01:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th July 1998.
02:10 Al Maaidah: a culinary programme.
02:30 Madrasa-tul-Hifz Prize Distribution
03:05 MTA World News
03:25 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 271, recorded on 23rd September 1998.
04:25 Dars-e-Malfoozat
04:55 Inauguration of Darul Barakat: A reception held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on the occasion of the inauguration of Darul Barakat Mosque, Birmingham.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's Class with Huzoor recorded on 3rd May 2009.
08:05 Le Francais c'est Facile
08:30 Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:20 Reply to Allegations: an Urdu talk with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 28th January 1994.
10:00 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:15 Tilawat
13:30 Dars-e-Hadith & MTA News
14:20 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00 Friday Sermon: Recorded on 19th June 2009 [R]
17:05 Inauguration of Darul Barakat: A reception held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on the occasion of the inauguration of Darul Barakat Mosque, Birmingham.
17:30 The Vesuvius Earthquakes
18:00 MTA World News
18:15 Le Francais c'est Facile [R]
18:35 Arabic Service
20:40 MTA International News
21:15 Friday Sermon [R]
22:30 Attributes of Allah
23:05 Reply to Allegations [R]

Saturday 20th June 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25 Le Francais c'est Facile [R]
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th July 1998.
03:00 MTA World News
03:15 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 19th June 2009.
04:25 Attributes of Allah [R]
04:55 Rah-e-Huda
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 18th November 1995. Part 1.
08:15 Ashab-e-Ahmad
09:00 Friday Sermon: Recorded on 19th June 2009.
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
11:25 Calling All Cooks
11:50 Tilawat & MTA Jamaat News
12:45 Bangla Shomprochar
13:45 Live Intikhab-e-Sukhan
14:45 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 6th June 2009.
15:55 Rah-e-Huda
16:55 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:00 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:15 Friday Sermon [R]

Sunday 21st June 2009

00:20 MTA World News
00:40 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th August 1998.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:10 MTA World News
03:30 Friday Sermon
04:30 Real Talk, Real Stories, Real Issues
05:35 Calling All Cooks
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Learning Arabic
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 27th January 2008.
08:10 Canada Independence Day 2005
08:45 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 21st March 2008.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Learning Arabic
13:00 Bengali Reply to Allegations
14:05 Friday Sermon
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat)
16:30 Canada Independence Day 2005
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th February 1997. Part 1.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
21:40 Friday Sermon [R]
22:50 Huzoor's Tours [R]

Monday 22nd June 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & MTA News
01:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th August 1998.
02:05 Friday Sermon: recorded on 19th June 2009.
03:05 MTA World News
03:30 Canada Independence Day 2005 [R]
04:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th February 1997. Part 1.
05:00 Learning Arabic
05:25 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 28th December 2008.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 43.
08:20 Medical Matters: an English health programme
08:50 French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th February 1998.
09:55 Friday Sermon: Recorded on 1st May 2009.
11:00 Khilafat Jubilee Quiz
12:00 Tilawat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: Recorded on 11th July 2008
15:00 Khilafat Jubilee Quiz [R]
15:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:50 French Mulaqa'at [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th August 1998.
20:25 MTA International News
20:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:00 Friday Sermon: Recorded on 11th July 2008.
23:00 Khilafat Jubilee Quiz [R]

Tuesday 23rd June 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson 43.
01:30 Liqaa Ma'al Arab
02:35 MTA World News
03:00 Friday Sermon: Recorded on 11th July 2008.
04:00 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th February 1998.
04:45 Medical Matters
05:00 Khilafat Jubilee Quiz
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 10th May 2009.
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 18th November 1995. Part 2.
09:10 Hadhrat Khalifatul Masih I – An English discussion on the life of the first Khalifa.
10:05 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on 1st August 2008.
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2008: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) during the Lajna Imaillah UK Ijtema 1995.
17:00 Hadhrat Khalifatul Masih I [R]
17:55 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:05 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2008 [R]
22:50 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 24th June 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & MTA News
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th August 1998.
02:25 Hadhrat Khalifatul Masih I
03:20 MTA World News
03:35 Learning Arabic – Lesson no. 17.
04:15 Question and Answer Session. Part 2.
05:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2008 [R]
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 17th January 2009.
08:00 Industrial and Camping Exhibition
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilawat & MTA News
12:45 Bangla Shomprochar
13:45 Jalsa Salana Speeches: A speech delivered by Rafiq Ahmad Hayat. Recorded on 26th July 2003 at Jalsa Salana UK.
14:40 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st March 1986.
15:50 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
17:00 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News & Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th August 1998.
20:40 MTA International News
21:10 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
22:10 Jalsa Salana Speeches [R]
23:00 From the Archives [R]

Thursday 25th June 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th August 1998.
02:05 MTA World News
02:30 From the Archives [R]
03:35 Calling All Cooks
04:05 Industrial and Camping Exhibition
05:10 Jalsa Salana Speeches [R]
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40 Al Maaidah: a culinary programme.
06:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Huzoor recorded on 3rd January 2009.
07:55 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1995.
08:50 Real Talk, Real Stories, Real Issues
09:50 Indonesian Service
10:50 Pushto Service
11:40 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:15 Al Maaidah [R]
12:35 Friday Sermon recorded on 12th June 2009
13:40 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 272, recorded on 23rd September 1998.
14:40 KM5 UK Tour: a programme documenting Huzoor's visit to Mosques in Bradford and Hartlepool.
15:45 Hadhrat Isa (as)
17:05 English Mulaqa'at [R]
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Real Talk, Real Stories, Real Issues [R]
21:35 Tarjamatul Quran Class
22:40 Dars-e-Malfoozat [R]
22:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 12 June, 2009 | Issue No. 24

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

خلافت حقّہ سے بے نیازی کے ہولناک نتائج

ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ محمد خلیل الرحمٰن صاحب قادری کا واضح اعتراف:۔

جہاں تک اتحاد اہل اُمّت کا تعلق ہے تو یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ دنیا کے نقشے پر موجود پانچ درجن کے لگ بھگ اسلامی ممالک اس وقت بدقسمتی سے نہ صرف جغرافیائی طور پر منقسم ہیں بلکہ لسانی، علاقائی، فقہی، مسلکی، مشربی، سیاسی اور عسکری طور پر بھی ان کی وحدت پارہ پارہ ہوچکی ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی ممالک حکمرانی کرنے والی قیادتوں کی اکثریت کا قبلہ سرزمین حجاز کی بجائے واشنگٹن بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جگہ جگہ پر مسلمان ظلم و بربریت کا شکار ہیں۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان، عراق، لبنان میں خون مسلم کی ارزانی ہے۔ دراصل مسلمان عوام تو اتحاد امت کے خواہاں ہیں لیکن عالمی سطح پر ان کے پاس کوئی ایسی مؤثر قیادت نہیں ابھر رہی جس کے ذریعہ اتحاد اُمّت کا خواب شرمندہ ٔ تعبیر ہوسکے“۔

(روزنامہ جنگ لاہور 27/مارچ 2009ء)

❁❁❁❁❁❁

جنرل ضیاء کا بویا ہوا منافرت کا خوفناک بیج تناور درخت بن گیا

1984ء وہ سال ہے جس میں پاکستان کے ایک فوجی آمر جنرل ضیاء الحق نے بزعم خویش اسلام کی ایک بڑی خدمت یوں کی کہ پاکستان کے لاکھوں احمدیوں کے خلاف آرڈیننس XX جاری کیا جس کے تحت احمدیوں کی روزمرہ کی زندگی کو قانون کی نظر میں جرم بنا دیا۔ سینکڑوں احمدیوں کو کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ مساجد پر سے کلمہ مٹا دیا گیا۔ مسجد کو مسجد کہنے پر پابندی لگادی گئی۔ ان اسلامی خدمات کا نتیجہ کیا نکلا؟

گل چمن شاہ صاحب پاکستان کے ”مذہبی مدارس“ میں منافرت کے اصل سرچشمہ کی نشاندہی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”پاکستان 1984ء سے لے کر آج تک فرقہ وارانہ دہشتگردی اور خودکش حملوں کا شکار رہا ہے۔ اور یہ ایک عیاں حقیقت ہے کہ ایرانی انقلاب اور افغانی جہاد نے پاکستانی ریاست کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کیا جس کے نتائج پاکستان قومی اور بین الاقوامی سطح پر آج بھی بھگت رہا ہے۔ یہ بھی عیاں حقیقت ہے کہ فوجی حکمران جنرل ضیاء الحق کے دور میں لشکر جھنگوی، سپاہ صحابہ، سپاہ محمد، لشکر طیبہ ایسی عسکری مذہبی گروپوں کی بنیادیں رکھی گئیں اور ان کا مرکز مدارس رہے ہیں جنہیں مسلم و غیر مسلم ممالک سے مالی امداد ملتی رہی۔ جنرل ضیاء الحق نے ہی سب سے پہلے مدارس کے طلباء کو روس کے خلاف افغان جہاد میں استعمال کیا۔ یہ وہ نام نہاد جہاد تھا جس میں اس وقت کے اسٹیبلشمنٹ اور انٹیلی جنس سروس کے ذمہ داروں اور بعض دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے مدارس کو سپانسر کیا اور خود بھی ڈالر کمائے۔ یہ سب کچھ ریکارڈ پر موجود ہے۔ قصہ مختصر! اسٹیبلشمنٹ کے بعض ذمہ داروں اور بعض دینی جماعتوں کے رہنماؤں کے اشتراک عمل سے ”دینی مدارس“ کو وقت اور ضرورت کے مطابق لفٹ ”رائٹ“ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ پاکستان کے اندر عسکری گروپوں کو خفیہ طاقتیں پولیس، انٹیلی جنس سروس اور دینی جماعتوں میں سے اہم رہنماؤں کے ذریعہ بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر سپورٹ دلواتی رہی ہیں۔ یہ حقیقت بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ مدارس میں سے ہی بنائے گئے عسکری مذہبی گروپوں کے سرکردہ رہنماؤں کو ”مہروں“ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا جبکہ ان سے کام لینے کے بعد بوقت ضرورت انہیں موت کے گھاٹ بھی اتارا جاتا رہا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کئی کئی قتلوں، بم دھاکوں میں ملوث عسکری مذہبی گروپوں کے اہم لیڈروں کو عدالتوں اور جیلوں سے فرار کروایا جاتا رہا بلکہ بعض ایسے زندہ بچ جانے والے عسکری مذہبی گروپوں کے رہنما جن پر چالیس چالیس سنگین نوعیت کے مقدمات درج ہیں وہ ضمانتوں پر باہر آزاد گھوم پھر رہے ہیں۔ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق 95فیصد آبادی مسلمان ہے جبکہ 1.56 فیصد عیسائی، 1.15فیصد احمدی اور دیگر ہیں۔ اسماعیلیوں کی تعداد چھ لاکھ ہے۔ بوہرہ فرقہ کے لوگوں کی تعداد پانچ ہزار ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق عیسائیوں کی کل تعداد 30لاکھ ہے۔ احمدیوں کی تعداد چالیس لاکھ ہے۔ ہندو 20لاکھ، پارسی 2ہزار باقی دیگر مختلف فرقوں کے لوگوں کی تعداد 30ہزار ہے۔ عیسائیوں کی زیادہ تعداد پنجاب میں ہے۔ سال 2004ء کے ریکارڈ کے مطابق صرف پنجاب میں پانچ ہزار کے لگ بھگ مدارس ہیں جن میں ساڑھے چھ لاکھ سے زائد طلب زیر تعلیم ہیں جبکہ باقی ملک میں دس ہزار سے زائد دینی مدارس ہیں جن میں سے صرف تین ہزار نے رجسٹریشن کرائی ہے۔ پنجاب ایسے بڑے صوبے میں چھ لاکھ پاکستانی، سولہ ہزار افغانی اور دو ہزار دیگر مسلم ممالک کے طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ان مدارس میں سنّی مدارس کی تعداد دو ہزار چار سو، دیوبندی پانچ ہزار، بریلوی تین سو، شیعہ 170، اسماعیلی 20، بوہرہ فرقے کے مدارس کی تعداد 15 ہے۔ پنجاب میں بہاولپور میں 900 مدرسے، ڈی جی خان میں 350، ملتان میں 330، لاہور میں 335، راولپنڈی، اسلام آباد میں 160، سرگودھا میں 150، گوجرانوالہ میں 146 اور فیصل آباد میں 110 مدارس ہیں۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق مدارس کے عقائد کے حوالے سے 1160 مدرسے بریلوی، 995 دیوبندی، 210 اہل حدیث اور 130 اہل تشیع مدارس ہیں۔

مدارس میں پڑھنے والے طلباء جو فرقہ وارانہ دہشتگردی میں ملوث رہے ہیں ان کی عمریں بیس سے تیس سال ہیں۔ ان میں تیس فیصد ان پڑھ جبکہ 36 فیصد میٹرک پاس ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ خفیہ طاقتیں ان مدارس اور ان کی سرپرست دینی جماعتوں کو ملک کے اندرونی سیاسی منظر نامے میں بھی استعمال کرتی رہی ہیں۔ حکومت سیاسی ہو یا غیر سیاسی ہر دور میں جب چاہا مدارس اور ان کے سرپرستوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ نائن الیون کے بعد جب امریکا اور طالبان نے ایک دوسرے سے ”یوٹرن“ لیا تو اس سے بھی پاکستانی مدارس متأثر ہوئے۔ جو پہلے افغان جہاد میں روس کے خلاف پھر روسی انخلاء کے بعد عقائد کی بنیاد پر حکمت یار اور احمد شاہ مسعود ایسے متحارب گروپوں کے ساتھ منسلک ہو کر لڑتے رہے۔ پھر طالبان کے ساتھ منسلک ہوئے۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ طالبان نے برسر اقتدار آکر شمالی اتحاد کے لوگوں کا قتل عام کیا۔

مدارس میں ریاست مخالف رجحانات میں تیزی سے پروان چڑھ رہے ہیں۔ یہ ریاست کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ ریاست کے ریاستی اداروں کو مدارس کا قبلہ درست کرنے، ان کے اندر انتہا پسندی، مذہبی منافرت ختم کرنے سے پہلے ان کی پشت پناہی کرنے والے بیرونی اندرونی خفیہ قوتوں کو بےنقاب کر کے ان کا قلع قمع کرنا ہوگا“۔

❁❁❁❁❁

بقیہ: خلفاء احمدیت کے آنحضرتؐ سے عشق و محبت کے انداز اور نمونے
از صفحہ نمبر 12

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عجز و انکسار، متانت، شفقت اور حسن کے پیکر ہیں۔ مگر جب آپ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کے بارہ میں مسیحی دنیا کا سب سے اعلیٰ عہدیدار گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے تو یہی خدا کا شیر اسے علی الاعلان للکارتا ہے اور ان کی تعلیمات کا آئینہ سامنے رکھتے ہوئے اسے باور کراتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق اس کا بیان غیر حقیقی ہے۔ حقیقی عشق کی تاثیر دیکھئے کہ چند ہی دن بعد وہ دنیا بھر کے سامنے اپنے بیان پر معذرت کرتا ہے۔

پھر یہی کچھ ڈنمارک میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکوں کے وقت ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور آپ کی راہنمائی میں مذکورہ اخبار کو ملنے والے وفد کی کوششوں سے بالآخر اس اخبار نے حقیقی اسلامی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے معذرت کرلی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے رسول کریم ﷺ کا عشق جھلکتا ہے۔ آپ کے گفتار و کردار، تفکر، تدبر، تقریر، تحریر، گویا ہر پہلو سے آپ کی ذات میں ایک ہی ذات کی پیروی دکھائی دیتی ہے اور اسی کی طرف آپ ہمہ وقت جماعت کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

”پس یہ آگ ہے جو ہر احمدی نے اپنے دل میں لگانی ہے اور اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھالنا ہے۔ لیکن اس کے لئے پھر وسیلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہی بننا ہے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کے لئے دنیا کی لغویات سے بچنے کے لئے اس قسم کے جو فتنے اٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کے لئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے، آنحضرت ﷺ پر بیشمار درود بھیجنا چاہئے۔ کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کے لئے اپنی نسلوں کو احمدیت (-) پر قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا بلکہ اس کے تو کئی حوالے ہیں کہ مجھ پر تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا ہی کافی ہے۔ تمہیں جو حکم ہے وہ تمہیں محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔

(بحوالہ تفسیر درمنثور جلد5 تفسیر سورۃ الاحزاب آیت 57 صفحہ411 صفحہ199)

پس ہمیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس درود کی ضرورت ہے۔ باقی اس آیت اور اس حدیث کا جو پہلا حصہ ہے اس سے اس بات کی ضمانت مل گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مقام کو گرانے اور استہزاء کی چاہے یہ لوگ جتنی مرضی کوشش کرلیں اللہ اور اس کے فرشتے جو آپ پر سلامتی بھیج رہے ہیں ان کی سلامتی کی دعا سے مخالف کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر حملوں سے ان کو کبھی کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اور اسلام نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے اور تمام دنیا پر آنحضرت ﷺ کا جھنڈا لہرانا ہے“۔

(خطبات مسرور جلد4 صفحہ87)

مَیں اپنے مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اس ارشاد پر ختم کرتا ہوں جو ہر احمدی کے دل کی دھڑکن ہے کیونکہ یہی ہمارا ایمان اور یہی ہماری تعلیم ہے جو خلفاء احمدیت کے ذریعہ ہمارے جسموں کے ذرے ذرے کا حصہ بن چکی ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

”کوئی پرواہ نہیں جتنے سر کٹتے ہیں کٹیں گے لیکن قرآن اور محمد مصطفیٰ ﷺ سے جماعت کو کوئی دنیا کی طاقت جدا نہیں کرسکتی“۔ (خطبات طاہر جلد3 صفحہ234)

پھر ایک اور مقام پر فرمایا:

”خدا تعالیٰ کی عظمت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں خدا کے جتنے بھی مقدس نام ہیں ان سب ناموں کی قسم کھا کر کہتے ہیں، ان ناموں کی بھی جو دنیا کو معلوم ہیں اور ان مقدس ناموں کی بھی جن کی کنہ اور جن کی انتہا کا کسی کو کوئی علم نہیں کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے سر سے پاؤں تک عاشق ہیں، آپؐ کے قدموں کی خاک کے بھی عاشق ہیں۔ اس زندگی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تعلق سے عاری ہو“۔

(خطبات طاہر جلد3 صفحہ 728)

❁❁❁❁❁❁

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد